

ماہنامہ مصطفائی نیوز

جلد نمبر 03 شمارہ نمبر 27

علیہ

اردو سیکھنے اردو بولنے
اردو لکھنے اردو سے بیمار کبھی
اردو کو فروغ دیجئے
اس لئے کہ
اردو ہماری قومی زبان ہے
اردو ہمارا قومی اثاثہ ہے

چیف ایڈیٹر
محمد عابد ضیائی قادری
ایڈیٹر
صفدر نوری
ایگزیکٹو ایڈیٹر
محمد صدیق حبیب

مجلس شوریٰ

علامہ جمیل احمد نعیمی شتائی
ڈاکٹر ظفر اقبال منوری
ڈاکٹر محمد شریف شتائی
ڈاکٹر جلال الدین منوری
پروفیسر رافقہ منی حسین اثیری
ڈاکٹر حمنہ مصطفائی
نوحیہ انور صدیقی
محمد اسلم الوری
پروفیسر ریاض منوری
انجینئر ادریس غفار
مستاز احمد رفائی ایڈ وکیٹ
جاوید مصطفائی

مجالس

مفتی محمد عاصم نیروی
مولانا محمد ذاکر صدیقی
مفتی عبداللہ منوری
عبدالعزیز موسیٰ
سعید النبی خان
حافظ عبدالواحد
نعیم رحمانی
ڈاکٹر خالد اقبال
ذیشان مصطفائی

غائبان

یورو چیف لاہور
ساجد الرحمن ساہی
اسلام آباد
جاوید خان
کرات
عبدالقادر مصطفائی
حیدر آباد
سلیم اختر غوری
پشاور
رفیق قریشی
پنڈول
گل احمد
کوچہ نوالہ
حافظ قاسم مصطفائی
نیشنل آباد
مارون رشید
منڈی بہاؤ اللہ
ڈاکٹر ارشد قادری
بٹان
طالش عقیل میرانی
ایبٹ آباد
محمد حنیف عباسی
راولپنڈی
مولانا عبدالکبیر میر

قانونی مشیران شوکت علی کوکر، ارشد محمود بھٹی

کمپوزنگ و گرافکس: سیب احمد صدیقی

قیمت 20 روپے، سالانہ 250 روپے، ناک خرچ

مارچ — 2010

اس شمارے میں

- | | |
|----|--------------------------------------|
| 02 | فروغ فکر قرآن |
| 03 | اداریہ |
| 04 | قیام پاکستان کی اہمیت |
| 07 | طالبان، اسلام اور پاکستان |
| 08 | موبائل فون، باکمال لوگ لا جواب سروس |
| 10 | عطائی ڈاکٹر زوحکماء، انسانیت کے قاتل |
| 13 | عید میلاد النبی، عید گفٹ پروگرام |
| 20 | تنگ و تاز |
| 28 | یوم پاکستان 23 مارچ 1943ء دہلی |
| 31 | تعلیمی کانفرنس |

ادارے کا تمام مضامین سے اتفاق رائے ضروری نہیں، ادارہ

contact: 0321-8234458 - 03008234458 * 0300-9551332 * 03002136897 - 0345-2229903
Email: mustafainews@gmail.com/mustafainews@ymail.com
Website: www.mustafai.com

بیتا آشاہ

03 مصطفائی ہاؤس محمد بن قاسم روڈ نزد ایس ایم لاکالچ چورنگی
کراچی پاکستان 74000



مَدَنی مَدَنی

نعت رسول مقبول

(صلی اللہ علیہ وسلم)

اندھے ترے مقام کا ادراک کیا کریں
فیض نظر نہ ہو تو شعور نظر کہاں

تو جو نہ ہو تو صبح و سہا کا سماں نہ ہو
تو جو نہ ہو تو جلوہ شمس و قمر کہاں

مجھ بے نوا کا تیرے سوا کوئی در نہیں
مجھ بے ہنر کا اور کوئی چارہ گر نہیں

مجھے سے غریب شہر کو تیری گلی ملے
مجھ سے غریب شہر کا اپنا سگر کہاں

جس کو تمہارے شہر کے ذرات مل گئے
پھر اس کے رو برو کوئی لعل و سہر کہاں

مقصود مانتے ہو تم اس سگر کا آس پاس
مقصود تم کہاں در خیر البشر کہاں

مقصود علی شاہ

اقبال



مَدَنی مَدَنی

قرآن پڑھیں..... قرآن سمجھیں..... قرآن پر عمل کریں

سورة الانبياء

انسانی معاشرہ میں صرف دنیوی زندگی ہی کو مقصود و مطلوب یقین کیا جاتا ہو اور مرنے کے بعد جی اٹھنے اور جزائے اعمال کا تصور موجود نہ ہو اس معاشرہ کی فکری صلاحیتیں مفلوج ہو جاتی ہیں۔ اور اس کی سوچ صرف حواس خمسہ کی رسائی اور مشاہدہ کی سرحد سے آگے نہیں بڑھتی اسے لاکھ سمجھایا جائے کہ یہ عارضی زندگی اصلی حیات کے لئے تیاری کی مہلت ہے لیکن وہ صرف اس مہلتوں اور سالوں پر گنی جانے والی زندگی میں زیادہ سے زیادہ لطف اندوز ہونے کی کوشش کرتا ہے۔ دولت سمیٹنے میں لگ جاتا ہے خواہشات نفسانی کی تکمیل میں جو جائز و ناجائز حلال و حرام میں تیز کے بغیر اپنے خزانوں کو بھرنے اور بڑھانے کی تگ و دو میں اپنی زندگی کے ایام پورے کر دیتا ہے۔ یہی حال مکہ کے اس معاشرہ کا بھی تھا جس کی طرف اللہ پاک نے اپنے پیارے رسول رحمۃ اللعالمین ﷺ کو مبعوث فرمایا اس سورت میں اس کشاکش کا تذکرہ ہے جو نبی پاک صاحب لولاک ﷺ اور سرداران مکہ کے درمیان جاری تھی کچھ تفصیل و تنبیہ کے انداز میں انہیں بتایا جا رہا ہے کہ تم سے پہلے جن قوموں نے یہ روش اختیار کی ان کے الم تاک انجام کی نشانیاں ان کھنڈرات اور تباہ شدہ مقامات پر دیکھ سکتے ہو جو تمہاری تہمتی شاہراہوں پر موجود ہیں۔ کتب سماوی صحیفے دنیا کی تاریخ بھی تمہیں بتائے گی کہ وہ لوگ کتنے طاقتور بہتر مند خوشحال تھے مگر قیامت کا انکار کر کے دنیوی لذتوں میں ایسے مگن ہو گئے کہ وہ کسی خیر خواہ کی نصیحت سننے کے لئے تیار نہیں تھے۔ پھر چاروں طرف سے ان پر عذاب الہی آیا اس وقت وہ بچھڑے اچھلے کودے چپے چلائے لیکن وہ اپنے ہولناک انجام سے نہ بچ سکے۔

فرمان اقبال



فرمان قائد اعظم



جب ہم نے 23 مارچ 1940ء کے دن اپنی، قرارداد پاکستان، منظور کی تھی۔ اور اس دن سے مسلم قوم برصغیر کے طول و عرض میں سال بسال اس سنہرے دن کی یاد مناتی ہے۔

پہلے شریعت کا رستہ

انتہائی دل خراش خبر ہے کہ فیصل آباد، اور ڈی آئی خان میں آقائے دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت باسعادت کے سلسلہ میں نکالے جانے والے میلاد کے جلوس پر شرپسند عناصر نے فائرنگ کر دی جس کے بعد مذہبی کشیدگی اور فرقہ وارانہ لہر بھڑک اٹھی جس کے نتیجہ میں 17 افراد شہید اور درجنوں زخمی ہو گئے۔ یہ امر کتنا دردناک ہے کہ مسجد کے مینار سے فائرنگ اور مدرسہ کے طلباء کے پتھروں نے ایک پر امن جلوس کو بدامنی کا شکار کر دیا جس سے فسادات نے جنم لیا اور حالات بگڑ گئے ایک مسلمان کے اندر مذہبی رواداری کا مظلوم ہو جانا ہی فرقہ وارانہ اسباب کا باعث بنتا ہے۔ جس کا ثبوت فیصل آباد اور ڈی آئی خان کے دل سوز واقعہ سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے۔ اسلام تو غیر مسلموں اور مشرکین کے ساتھ بھی حسن سلوک کا درس دیتا ہے لیکن حیرت ہے کہ آج شرپسند عناصر دین کی آڑ میں دوسروں کو مارنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس واقعہ کا دوسرا پہلو بھی توجہ طلب ہے۔ کہ مدرسہ اور مسجد سے اسلحہ بھی برآمد ہوا جس سے یہ اندازہ لگانا کوئی مشکل نہیں کہ مسجدیں اور مدرسے تو امن و سلامتی کے ضامن ہوتے ہیں یہاں سے تو مساوات، بردباری، رواداری، صبر و تحمل، اور درس انسانیت ملتا ہے۔ لیکن یہ جو کچھ وطن عزیز میں ہو رہا ہے اس کے پیچھے جو ہاتھ ہیں ان تک رسائی کرنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ فسادات کی اصل جڑ کو اکھاڑ پھینکا جائے۔ اسلام نے تو جہالت کو دور کرنے کا سبق دیا۔ لیکن یہ کیا، کیوں؟ ملک کے اندر ایک قیامت برپا ہے۔ ہم سب کو مل جل کر فرقہ واریت کی آگ کو بجھانا چاہیے۔ کیونکہ اسلام مذہبی، سیاسی، آزادی کا علمبردار ہے۔ اور یہ جو جہالت کی رسیں ٹوٹی ہیں یہ صدقہ محمد ﷺ کے یہ جو بت گرے ہیں صدقہ محمد ﷺ کے کائنات اور اس کی رنگ و بو، آقائے دو جہاں ﷺ کے صدقے ہی ملی ہے۔ پھر رحمت العالمین کے یوم ولادت پر جشن میلاد پر یہ فائرنگ کیوں؟ ذرا سوچیں کہ ہم کس ڈگر پر جا رہے ہیں اور کس طرف رواں دواں ہیں۔ وزارت داخلہ نے ابتدائی تحقیقات کے بعد کا عدم سپاہ صحابہ پر فیصل آباد کے واقع کی ذمہ داری ڈالی ہے۔ حکومتی حلقوں کیلئے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ سانحہ شتر پارک، سوات میں سیخ لہو اور لاہور میں مفتی سرفراز نعیمی کی شہادت تک اہل سنت کے صبر کا امتحان لیا جا رہا ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اہل و جماعت کی غالب اکثریت صرف پاکستان کے وسیع تر مفاد میں اب تک پر امن ہے۔ لیکن یہ..... آخر تک ہوتا رہے گا؟ یہاں میڈیا میں آنے والی یہ رپورٹیں بھی قابل غور ہیں کہ حکومت پنجاب کے ایک اہم وزیر کا عدم لشکروں، سپاہ سے قریبی تعلقات ہیں۔ صوبائی وزیر قانون کی کا عدم دہشت گرد تنظیموں کے اجلاسوں میں کھلے عام شرکت اور ان کی حوصلہ افزائی ہر دردمند پاکستانی کیلئے لمحہ فکریہ ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ، دہشت گردی کی اس بلا کے بنیادی محرکات تلاش کئے جائیں۔ ان نظریات افکار اور اداروں کی بیخ کنی کی جائے جو کہ ان سوچوں کو پروان چڑا رہے ہیں۔ ان کو دین کے لبادے میں عام کر رہے ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مقتدر حلقوں کو اب امدادی چکیوں، بیانون اور رسمی اقدامات سے آگے بڑھ کر سوچنا ہوگا۔ سواد اعظم اہل سنت و جماعت کے قائدین محترم کو بھی اب مل بیٹھ کر اپنا لائحہ عمل واضح کرنا ہوگا۔ دینی و سیاسی محاذ پر اہل سنت کی تمام تنظیموں کو بھی عملی اقدامات کیلئے تیار ہونا ہوگا۔

ہماری دیوبندی مکاتب فکر کے علماء سے گزارش ہے کہ وہ اس ضمن میں ایسا لائحہ عمل اختیار کریں تاکہ آئندہ اس قسم کے دل سوز واقعات رونما نہ ہوں۔ علماء کو فقہی اختلافات اور دہشت گرد لشکروں، سپاہ، میں فرق واضح کرنا ہے۔ تاکہ پاکستانی قوم دین کے نام پر بے دینی کی اس لہر کو روک سکے۔ اس جلتی آگ کو ٹھنڈا کرنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ آگے بڑھیے اور امن کا ہاتھ پھیلائیے یہی وقت کی ضرورت ہے۔

(میاں عبدالرشید مرحوم)

قیام پاکستان کی اہمیت

یوم پاکستان 23 مارچ کے موقع پر ایک اللہ والے کی تحریر جو کہ آج بھی وطن عزیز کی نظریاتی بنیادوں کی اہمیت واضح کرتی ہے

قیام پاکستان کی نشاۃ ثانیہ کی طرف پہلا ٹھوس عملی قدم ہے

انقلابی اہمیت کی طرف بہت کم گیا ہے۔ لیکن بعض مغربی مفکرین نے اسے محسوس کیا ہے ایک برطانوی مصنف کینتھ کریگ اپنی تصنیف،، موجودہ اسلام میں شوری،، میں لکھتے ہیں،، پاکستان بطور تصور، پالیسی اور امر واقعی دور حاضر میں اسلام کے بارے میں مسلمانوں کے نقطہ نظر کا یقینی مظہر ہے۔ پاکستان نے اسلام کو واضح

اسلام کے نام پر اور اسلام کی خاطر پہلی مملکت 1ھ میں مدینہ منورہ میں وجود میں آئی۔ اس سے اسلام کو کھڑا ہونے کی جگہ ملی۔ اسلامی لائحہ حیات (شریعت محمدی) کے اجتماعی نفاذ کا آغاز ہوا۔ اور اسلام کو دنیا میں آگے بڑھنے کے لئے تختہ جست میسر آیا۔ اس کے تقریباً ساڑھے تیرہ سو برس بعد ایک مرتبہ پھر اسلام کے نام پر اور اسلام کی خاطر ایک مملکت وجود میں آئی جس کا نام پاکستان ہے۔

ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ پہلی اسلامی ریاست جو مدینہ منورہ میں قائم ہوئی تھی وہ ایک آئیڈیل اسلامی ریاست تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے اس کی بنیاد رکھی۔ آپ ﷺ ہی اس کے سربراہ تھے۔ اس کا نظام چلانے والے لوگ وہ بڑی بڑی شخصیتیں تھیں۔ جنہیں حضور ﷺ کے فیض نظر نے بنایا، سنوارا اور پروان چڑھایا تھا۔ نتیجہ ایک ایسے مصطفائی معاشرے کا قیام تھا جس میں معمولی مزدور سے لے کر بڑے سے بڑے عہدیدار تک ایسے لوگوں کی اکثریت تھی جو اولیاء سے بڑھ کر تھے۔ مدینہ منورہ کی اسلامی مملکت صرف اسی دور کے لئے نہیں بلکہ رہتی دنیا تک ہر دور ہر ملک کے لئے مثالی مملکت رہے گی۔ اور اس کا معمولی رنگ پالینا ہی کسی مملکت کے لئے باعث صداقت و ناز ہوگا۔

جب مدینہ منورہ کی اسلامی ریاست وجود میں آئی اس وقت بھی ہر طرف جھوٹے خداؤں کا چرچا تھا۔ نسل اور رنگ کی پوجا تھی۔ خدائے واحد اور احرام انسانیت کا نام لیا کوئی نہ تھا۔ پاکستان کے قیام کے وقت بھی دنیا میں ہر طرف نسل، قومیت، وطنیت، مادیت، اشتراکیت، اور سرمایہ داری کی پرستش تھی۔ خدائے واحد کا نام لینا نعوذ باللہ، جہالت اور رجعت پسندی سمجھا جاتا تھا۔ اور اسلامی لائحہ عمل کے عملاً برتر ہونے کا تصور تو شاید بڑے بڑے علماء کے ذہنوں سے بھی دور ہو چکا تھا۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو قیام پاکستان کی نشاۃ ثانیہ کی طرف پہلا ٹھوس عملی قدم ہے جس سے بفضلہ تعالیٰ ہمارا کارواں پھر صحیح سمت جا دوں گا۔

اور معین کرنے کے سلسلہ میں وہی کام کیا ہے جو ساتویں صدی عیسوی میں ہجرت (نبوی ﷺ) نے کیا تھا، یہی مصنف آگے جا کر لکھتا ہے

،، اسلام کے نام اور اسلام کی خاطر ایک مملکت کا قیام اسلامی ریاست کے سارے تصور کو آگے لے آیا ہے،،

ایک اور مصنف ایک ڈبلیو جیمین اپنی کتاب ،، اسلام کو سمجھنے کی خاطر چند قدم،، میں قیام پاکستان کو اسلام کے بعض دلچسپ اور یکتا واقعات میں سے ایک واقعہ قرار دیتا ہے۔

سر خدا کہ عارف مالک کبس نہ گفت

دوسری طرف پاکستان نے صرف اس عزم اور

ہمارے سب دعوے بے کار ہیں خاص طور سے سیاست ، اقتصادیات اور اخلاقیات میں عملاً نتایج دکھانے کی ضرورت ہے۔۔۔ جب تک ہم عملاً یہ ثابت نہیں کریں گے کہ ہمارے طریق

برسوں سے از مسائل کے ساتھ نبرد آزما ہے۔ کبھی آگے بڑھتا ہے کبھی پیچھے ہٹتا ہے۔ کبھی کچھ حاصل کرتا ہے کبھی کچھ گنواتا ہے لیکن بر حال یہ مساعی جاری ہیں۔ یہ مقصد واضح طور پر سامنے

مقصد کے ساتھ ایک خطہ زمین حاصل کیا ہے کہ یہاں اسلامی لائحہ حیات کو عملاً نافذ کرنا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ کام نیچے سے اوپر چڑھنے کا ہے۔ اور اس میں نہ صرف بہت سے مشکلات پیش آئیں گی بلکہ وقت بھی لگے گا۔ بالخصوص اس لئے کہ ہمارے درمیان وہ شخصیتیں مفقود ہیں جو روشن دل، روشن دماغ، جذبہ عمل سے بے تاب و بے لوث ہوں۔ لیکن جیسے بھی ہم ہیں کام تو بہر حال سر انجام پانا ہے اور ہمارے ہی ذریعے سر انجام پانا ہے۔ انشاء اللہ

ہمارے درمیان وہ شخصیتیں مفقود ہیں جو روشن دل، روشن دماغ، جذبہ عمل سے

بے تاب و بے لوث ہوں

آچکا ہے۔ اور اس طرح کچھ پیش رفت بھی ہوئی ہے۔ برف کی دہیز تہہ ٹوٹ چکی ہے۔ اب انشاء اللہ العزیز آئندہ مراحل آسانی سے طے ہو جائیں گے۔

جیسا کہ ہم سابقہ اوراق میں دیکھ چکے ہیں۔ اسلام اور مغربی افکار کا تصادم قیام پاکستان سے پہلے ہی ختم ہو چکا تھا۔ اور اس کے نتیجے کے طور پر ان دونوں کے درمیان کم از کم نظریاتی لحاظ سے ایک مفاہمت وجود میں آ چکی تھی۔ اور اس میں اقبال کی

مساعی کو سب سے زیادہ دخل تھا شروع میں مسلمانوں کا طرز عمل یا تو معذرت خوانہ تھا یا پھر گریز کا لیکن بعد میں

ان کے اندر مغرب کے مقابلہ میں ایک غلط جذبہ فوقیت پیدا ہو گیا۔ جسے رومانویت کہا جاسکتا ہے۔ اس کے تحت وہ معاملات کے عملی پہلو کو نظر انداز کرنے لگے۔ اور اپنے جملہ اداروں کو محض اپنے ادارے سمجھنے لگے۔ ان اداروں کو کبھی جو غیر اسلامی اثرات کے تحت ابتدائے اسلام سے کئی سو سال بعد وجود پزیر ہوئے۔ اور اسلام کا جزو بنے۔ قیام پاکستان سے پہلے اس قسم کے رومانوی

پہلے تو ہمارے ذہن میں یہ واضح ہونا چاہیے کہ اس وقت دنیا کن زبردست مسائل سے دوچار ہے۔ اور اسلامی لائحہ حیات انہیں سلجھانے میں کیسے مفید ثابت ہو سکتا ہے۔ ترقی یافتہ وسائل نقل و حمل کے باعث اب ساری دنیا سٹ کر ایک چھوٹے سے علاقے کی طرح ہو چکی ہے۔ اور مختلف ملکوں، نسلوں اور رنگوں کے انسان باہم اس قدر قریب آ چکے ہیں جیسے وہ ایک ہی شہر یا علاقہ کے بسنے والے ہوں اور ان میں سے ہر ایک کے مسائل بھی دوسروں پر اسی طرح اثر انداز ہوتے ہیں اب کوئی ملک قوم یا نسل دوسروں سے الگ تھلک زندگی بسر نہیں کر سکتی۔

موجودہ دنیا کے اصل مسائل تین ہیں نسلی منافرت، مادیت پرستی اور اخلاق اقدار کی مکمل تباہی۔ اسلام ان مسائل کو حل کرنے میں نمایاں خدمات سر انجام دے سکتا ہے۔ بشرطیکہ یہ پہلے اپنے مسائل حل کر لے اور اس کے اپنے مسائل کیا

مادیت پرستی پر مبنی موجودہ مغربی تہذیب (کلچر) اس تہذیب پر مبنی معاشرہ اور اس معاشرہ کی اقدار درہم برہم ہو جائیں گی۔

طرز عمل کے لئے کچھ گنجائش تھی۔ لیکن اب تو ہم عملی مسائل سے براہ راست دوچار ہیں۔ اب ہم جب تک نتائج سے عملاً ثابت نہ کریں کہ ہمارے نظریات اور ہمارا لائحہ عمل دوسروں سے برتر ہے

ہیں؟ قرآن پاک اور جناب رسول پاک ﷺ کے فرمودات اور قائم کردہ نظام کی روشنی میں جدید مغربی، سیاسی اور اقتصادی اداروں کی تشکیل نو، اور یہ کوئی آسان کام نہیں۔ پاکستان پچھلے

حیات میں افراد اور اقوام دونوں کے لئے روحانی، عقلی اور بدنی لحاظ سے آگے بڑھنے اور پھٹنے پھولنے کے زیادہ مواقع ہیں، محض ہماری باتوں یا تحریروں سے دوسروں کو اسلامی نظام حیات کی برتری کا یقین نہیں آئے گا۔ یہ وہ چیلنج ہے جو اس وقت پاکستان کو درپیش ہے اور یہی وہ چیلنج ہے جس کے کامیاب مقابلہ پر نہ صرف پاکستان بلکہ اسلام کے مستقبل کا دار و مدار ہے۔

مشہور امریکی ماہر عمرانیات پروفیسر ساروکن نے آج سے کئی برس پہلے اپنے ایک مقالے بعنوان دور حاضر کے تین بنیادی رجحانات، میں مندرجہ ذیل تین باتیں پیش کیں تھیں:

1:- نوع انسانی کی تخلیقی قیادت یورپ اور مغرب سے نکل کر امریکہ، ایشیا اور افریقہ کو منتقل ہو جائے گی۔

2:- مادیت پر مبنی موجودہ مغربی تہذیب (کلچر) اس تہذیب پر مبنی معاشرہ اور اس معاشرہ کی اقدار درہم برہم ہو جائیں گی۔

3:- اور آہستہ آہستہ ایک نیا نظام وجود میں آئے گا جس کی بنیاد دنیا اور آخرت دونوں کی بھلائی کے تصور پر ہوگی۔ اس کے اندر نئی اقدار حیات جنم لیں گی اور نئی قسم کی انسانی شخصیت ابھرے گی۔

وہ لکھتے ہیں کہ، ہم ایک چمکدار چھ صد سالہ یوم کی آخری ساعتوں میں دن گزار رہے ہیں ڈوبتے ہوئے سورج کی ترچھی کرنیں ابھی تک دور گزشتہ کی شان کو نمایاں کر رہی ہیں مگر اب یہ روشنی آہستہ آہستہ مدہم پڑتی جا رہی ہے۔ آواز آنے والی رات اپنے متوحش خوابوں، خوفناک سایوں اور دل ہلا دینے والے عذابوں کے ساتھ ہمارے سامنے کھڑی ہے۔ مگر اس رات کے



علاوہ ازیں ہم موجودہ دور کے سیاسی اور اقتصادی مسائل کو حل کرنے میں بھی کچھ عملی خدمات سرانجام دے سکتے ہیں۔ ایچ، اے آر گب نے اپنی کتاب،، اسلام کدھر،، میں لکھا تھا کہ اسلام مغربی دنیا کے مبالغہ آمیز متصادم نظریات کے درمیان صحت مند توازن پیش کرتا ہے۔ یہ مغربی نیشنلزم کی آزادی جو اتار کرزم (نراج) تک لے جاتی ہے اور کیونزم کے اوپے سے مسلط کردہ کلی مضبوط جو شخصی آزادی کا بالکل خاتمہ کر دیتا ہے کا یکساں مخالف ہے،، اسی کتاب میں پروفیسر میگنیاں کی اس رائے کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ کہ اسلام پورٹو اسرماہ داری اور بالٹوسٹ کیونزم کے نظریات کے درمیان وسطی حیثیت کا حامل ہے،،

یہ ہیں موجودہ دنیا کے وہ اہم مسائل جن کے سلسلہ میں پاکستان جو اسلام کے نام پر اور اسلام کی خاطر وجود میں آیا ہے۔ موجودہ دور میں بنی نوع انسان کی اہم عملی خدمات سرانجام دے سکتا ہے لیکن یہ کام اسی صورت میں سرانجام پا سکتا ہے جب پاکستان کا وجود قائم رہے۔ اگر خدا نخواستہ پاکستان کے وجود ہی کو خطرہ ہو تو پھر یہ عزائم دھرے کے دھرے رو جائیں گے۔

کے لفظ خیر بمعنی بھلائی لایا ہے۔ اس لحاظ سے اسلام ہی اس روشن صبح کو قریب تر لا سکتا ہے۔ جس کے گمن پروفیسر ساروکن گاتے ہیں اور جسے وہ موجودہ دہائی کے مرضوں کا مداوا سمجھتے ہیں۔

اس کے علاوہ ہم دنیا کے نسلی مسئلہ کو حل کرنے میں خاطر خواہ حصہ لے سکتے ہیں۔ سفید چہڑی والوں کے سارے تہذیب کے دعوے بے بنیاد ہیں۔ بھارت کے اچھوتوں میں اسلام قبول کرنے کی تحریک سے ثابت ہوتا ہے کہ ہندو، ماڈرن ازم کے سارے دعوؤں کے باوجود اندر سے تنگ نظر اور تعصب سے چور ہے۔ اسلام رنگ، نسل یا قومیت کی بناء پر کسی برتری کا قائل نہیں۔ اس کے نزدیک برتری کا معیار صرف ایک ہے۔ تقویٰ کہ کسی شخص میں نیکی کا ذوق کس قدر ہے۔ آج بھی کسی پسماندہ سے پس ماندہ اسلامی ملک میں آپ کو کالے رنگ والوں کے لئے علیحدہ یا ہوٹل یا تفریح گاہیں نظر نہیں آئیں گی۔ مساوات انسانی اسلامی معاشرہ کی رگ رگ میں رچ چکی ہے۔ ہم اس سے پہلے بھی اپنے دور اقتدار میں انسانیت کی یہ خدمت سرانجام دے چکے ہیں اور اب بھی ہم ہی دنیا کو اس تباہ کن رائے سے بچا سکتے ہیں۔

بعد غالباً ایک نئی عظیم تہذیب کی صبح روشن مستقبل کے انسان کا خیر مقدم کرنے کے لئے بھی موجود ہے۔

پروفیسر ساروکن کے نزدیک تین قسم کے تہذیبی اور عمرانی نظام ہو سکتے ہیں:-

دنیوی، اخروی اور ان دونوں کا مجموعہ، دنیوی تہذیبی معاشرہ کی بنیاد اس تصور پر ہے کہ اقدار حیات کی حقیقت صرف حواس ظاہری پر مبنی ہے اور ان اقدار سے جو ہم حواس غسہ سے محسوس کرتے ہیں ماوراء کوئی اور حقیقی اقدار نہیں۔

یہ معاشرہ صرف ایسی مشینی ایجادات میں کامیاب ہو سکتا ہے جن سے بدنی آسائشوں میں اضافہ ہو۔ اس میں دولت، صحت، آسائش، اقتدار اور شہرت پر زور دیا جاتا ہے۔ مغربی تہذیب میں یہ معاشرہ بارہویں صدی عیسوی کے آخر میں ظہور پذیر ہوا اور پندرہویں صدی کے بعد وہاں پورے طور پر چھا گیا۔ اخروی تہذیب و معاشرہ کو عیسائیت نے قرون وسطیٰ میں جنم دیا ان کی بنیاد کی تدبیر یہ اصول کا رہا تھا کہ حواس ظاہری سے حاصل ہونے والے حقائق اور اقدار یا تو غلط ہیں اور یا گناہ آلود،

پروفیسر ساروکن جس تہذیب کو آنے والی تہذیب کہتے ہیں اور جسے وہ افق عالم کی روشن صبح قرار دیتے ہیں وہ اسلامی تہذیب ہی تو ہے اسلام میں زندگی کی بنیاد ہی اللہ تعالیٰ سے گہرے تعلق اور روئے زمین پر بطور اس کے نائب اس کی اپنی مرضی اور خوشی سے اطاعت پر ہے۔ اسلام ایک طرف روحانی مشاہدات کو ان کا جائز مقام دیتا ہے اور انہیں حقیقت کو جاننے کا مسلمہ ذریعہ قرار دیتا ہے۔ اور دوسری طرف وہ بیرونی دنیا سے بھی آنکھیں بند نہیں کرتا۔ بلکہ اسلام میں دیائے انفس کے مشاہدات کی قدر و قیمت جانچنے کا معیار ہی یہ ہے کہ وہ کس حد تک باہری دنیا میں صحت مند انقلاب لانے کا باعث بن سکتے ہیں۔

قرآن پاک کے مطابق اشیائے زمین کے ناموں کے علم ہی نے یہ ثابت کیا کہ انسان فرشتوں سے برتر ہے اور انسان میں کائنات کی تمام چیزوں کو سخر کرنے کی استعداد رکھی دی گئی ہے۔ بالفاظ دیگر اسلام دیائے انفس اور دیائے آفاق دونوں پر ایک جیسے زور دیتا ہے اور ان دونوں کی تسخیر کو مقصود حیات قرار دیتا ہے۔ نہ اسلام روحانی اقدار کا منکر ہے اور نہ دنیا سے فرار کی تعلیم دیتا ہے۔ وہ دنیوی آسائشوں کو گناہ یا آلودگی نہیں کہتا بلکہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ،، ہم مال صالح،، نیک ذرائع سے کمایا ہوا مال اچھی چیز ہے۔ قرآن پاک بعض جگہ دولت

جمال حرمین ٹریڈول اینڈ ٹورز

حج و عمرہ سروس (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ماسٹر ٹرمز مہاج (منظور شدہ وفاقی منڈی امور)

Contact

021-2215027

0300-2278625

چیف ایگزیکٹو الحاج محمد اسماعیل غازیانی

آفس نمبر 11 سابرینہ سینٹر، ڈاکٹر ضیاء الدین روڈ پاکستان چوک، کراچی

حج و عمرہ

کے بہترین

پیکج

کبسانہ

طالبان اسلام اور پاکستان

ان طالبان نے جو اسلام کا حلیہ بگاڑا ہے

اور اسلام کا نام بدنام کیا ہے اس پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔



کیا کہیں؟ اسلامی معاشرہ میں عورت کا جو مقام تھا اس کا چہرہ مسخ کر کے رکھ دیا۔ الغرض انہوں نے کوئی اسلامی قدر ہے جس کا مذاق نہیں بنادیا۔ اب اس سے آگے آتے ہوئے پاکستان کا نام باہر کے مسلمان ملکوں میں ایک جادوئی اثر رکھتا تھا۔ کم از کم ہر جگہ پاکستان کی قدر تھی۔ پاکستان کو ایک ترقی پذیر ملک کے طور پر مسلمانوں کے لئے نمونہ سمجھا جاتا تھا۔ تعلیم میں، اقتصادی ترقی میں، سائنس و ٹیکنالوجی میں آگے بڑھنے والا ملک، پاکستان کی فوج پر

جب تحریک طالبان شروع ہوئی تھی کسی کے خواب و گمان میں بھی نہیں تھا کہ یہ گھر کا وہ چراغ جلا ہے جو گھر کو ہی آگ لگائے گا۔ ابتداء میں تاثر یہ تھا کہ یہ مغربی کولونیل ازم کی خلاف جذبات تحریک تھی۔ لیکن کہاں اور کیسے اس نے اپنی کوئی کھانا شروع کر دیا۔ کیا اس میں کہیں سے غیر ملکی بدروح داخل ہو گئی ہے۔ یہ وہ سوال ہے جو ہر ایک پوچھ رہا ہے۔ اور اس کا جواب جانتا بھی ہے۔ اس سے آگے بڑھتے ہوئے میرا موضوع یہ ہے کہ اس تحریک نے پاکستان اور اسلام کی امیج کو جو نقصان پہنچایا ہے وہ کم

سبح اللہ قریشی

ہے نہ کہ عرب کا کٹر اسلام، یہ بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ انڈونیشیا کو مسلمان چودہویں صدی سے گجراتی مسلمانوں نے بنایا تھا۔ اس سے پہلے عربوں اور ایرانیوں نے بھی کیا تھا۔ پاکستان افریقی مسلمانوں میں ایک مقام رکھتا تھا اب سب قصہ ماضی ہو گیا ہے۔ اور جو رہی سہی کسر تھی اسے طالبان نے ختم کر دیا۔

باہر فرماتا۔ کہاں کہاں ہمارے فوجی ٹریننگ مشن تھے۔ افریقہ اور مشرق وسطیٰ میں ہمارے بینک تھے پاکستانی ماہرین کی مانگ تھی۔ افریقہ، ڈیولپمنٹ بینک، کئی اور ممالک میں پاکستانی انکوم کا پلاؤ ائزر تھے۔ کیا کیا باتوں میں نے یہ سب جب دیکھا جب میں پاکستان کا سفیر تھا ایک مثال انڈونیشیا کی دیتا ہوں مجھے عبدالرحمن واحد مہذبہ اللہ العلماء کے لیڈر اور بعد میں انڈونیشیا کے

از کم ایک صدی تک چلتا رہے گا۔ انہوں نے ہماری امیج ایک خونخوار مذہب اور تمدن کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ جو متعصب پادری اور مغربی فکرا قائم کرنے میں کامیاب نہیں ہوئے تھے۔ وہ کام انہوں نے کر دیا اور اس وقت جب اسلام امریکہ میں تیزی سے پھیلنے والا مذہب کیا جاتا تھا دشمنان اسلام جہاد کو جو قاتلانہ پیغام کہنے میں ناکام رہے تھے وہ ان طالبان نے ثابت کر دیا۔ جہاد کے جس تصور کو عیسائی مفکروں جیسے طاس اکواٹنس نے قرون وسطیٰ میں، جاپز جنگ، کے نام سے اپنایا تھا اور جس میں کسی بے گناہ کا خون بہانا حرام تھا اسے وہ سفاکانہ شکل دی ہے کہ اس جبرک فریضہ کا حلیہ ہی بگاڑ دیا۔ دوسرے تو اپنیوں نے بھی اس لفظ کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ جہاد کے اصول ہیں اس کے بغیر یہ چنگیزی رہ جاتی ہے۔ ان طالبان نے جو اسلام کا حلیہ بگاڑا ہے اور اسلام کا نام بدنام کیا ہے اس پر دل خون کے آنسو روتا ہے۔

اسلام جو رحمت اللعالمین کا مذہب تھا اسے کیا کر دیا

کیا پاکستان کی تمام اسلامی خدمات کا یہ صلہ ہے؟

کس فقہ اسلامی میں ایک مسلمان کی مملکت کی

بیخ کنی جائز ہے؟

سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ مسلمان جو کل تک پاکستان و اپنا رول ماڈل سمجھتے تھے آج طالبان بن کر پاکستان کو کیوں کمزور کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ بالخصوص وہ جنہیں غیر ملکی کہا جاتا ہے۔ ویسے ہم بھی دوست تو نہیں ہیں اپنے۔ کیا پاکستان کی تمام اسلامی خدمات کا یہ صلہ ہے؟ کس فقہ اسلامی میں ایک مسلمان کی مملکت کی بیخ کنی جائز ہے؟ کیا تحریک طالبان جس طرف چلی گئی ہے یہ خوارجی اور حسن بن صباح کی اتباع نہیں ہے؟

صدر نے ایک مجمع میں عید میلاد النبی ﷺ کی تقریب میں بولنے کو بلایا میں واحد مسلمان سفیر اس جلسے کو خطاب کرنے کیلئے بلایا گیا تھا اس لئے نہیں کہ میں زبردست مقرر ہوں۔ بلکہ پاکستان کا سفیر تھا۔ اور یہ اعزاز پاکستان کو دیا جا رہا تھا نہ کہ مجھے میرے بعد ارسلان عبدالغنی نے تقریر کی۔ ان کے نام پر ایک بڑی سڑک بھی ہے۔ سو کارنو کے وزیر خارجہ رہ چکے تھے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم نے پاکستان طرز کا اسلام بنایا ہے۔ اس میں وسیع انٹھری

موبائل فون

باکمال لوگ لاجواب سروس

اس کی ایجاد سے دنیا کے کسی خطے کے لوگوں کی زندگیاں اجیرن کر دی جائیں گی۔ اسی طرح موبائل فون کا موجد بھی لاعلم تھا کہ اس صوتی آلے کو دنیا میں کوئی برگزیدہ قوم اپنے غیر تہذیب یافتہ رویوں اور جذبات کو فروغ دینے کے لئے استعمال کرے گی۔ یا بم بلاسٹ کے لئے اس کی خدمات سے استفادہ کرے گی۔



قراردی جانے والی قوموں نے موبائل فون کو انتہائی ذات چیز قرار دیا ہوا ہے۔ جس پر ہر ایریا غیر واجب چاہے کال نہیں کر سکتا۔ اگر ذاتی دوستوں کے علاوہ کسی نے ضروری بات کرنی ہو تو پہلے پیج کر کے اجازت طلب کرتا ہے دوسرے لفظوں میں موبائل فون پر کسی کو ایمر جنسی یا ضرورت کے وقت ہی ڈسٹرب کیا جاسکتا ہے کسی مصروف آدمی کو وقت بے وقت ہور سنا کہنے کے لئے

نہیں۔

بہت پہلے ہم نے ایک فلم دیکھی تھی وڈا تھا نیدار، اس میں ادکار رضا مرحوم نے وڈا تھا نیدار کا کردار ادا کیا جو ایک سین میں گھر آ کر کہتا ہے،، ماں، میں جس علاقے میں تھا نیدار لگا ہوں وہاں میری دہشت ایسے پھیل گئی ہے جیسے گند پھیلتا ہے۔ ہمارے ہاں موبائل فون کی دہشت بھی کچھ اسی طرح پھیل چکی ہے۔ اول تو ہر جگہ اور ہر محفل میں طرح طرح کی رنگ ٹونز ہی سکون سے بات کرنے یا سمجھنے نہیں دیتیں اوپر سے اگر دس لوگ بیٹھے ہیں تو ان میں سے آدھے اپنے اپنے موبائل کانوں سے لگائے بھانت بھانت کی بولیاں بولتے دکھائی دیتے ہیں۔ اخلاقی اقدار پر عبور حاصل ہے کہ اگر ایک بندے کا فون بجتا ہے تو اٹھ کر باہر جانے کی بجائے بات کرتے ہوئے باقی لوگوں کو اشارے سے چپ رہنے کی ہدایت کرتا ہے۔ گویا جب تک فریقین کے درمیان تبادلہ خیال جاری ہے باقی شرکاء محفل یا ادب با ملاحظہ بیٹھے ہیں۔ کئی لوگ بات کرتے ہوئے منہ کا پھاٹک اس زور سے کھولتے ہیں کہ جی چاہتا ہے انہیں کہا جائے فون بند کر دیں آپ کی آواز ویسے بھی اگلے تک پہنچ رہی ہوگی۔ کسی ریسٹورنٹ یا پبلک مقام پر موبائل میں ہا آواز بلند اخلاق آموز گانے، لگا کر دوسروں کو ڈسٹرب کرنا بھی ہمارا روٹین ورک ہے۔ اگر ہمیں کسی سے کام ہو تو رات کا

وقار خان

پروفیسر صاحب کلاس روم میں اخلاقیات پر لکچر دے رہے تھے انہوں نے ٹیلی فون پر بات کرنے کے آداب بتاتے ہوئے کہا،، جب آپ کسی کے گھر فون کریں تو سب سے پہلے کہیں..... پچھلے پنجوں سے آواز آئی، کیا بڑھا گھر ہے؟ جدید سائنس کی ستم ظریفی دیکھئے کہ ابھی ہم فون لائن پر بات کرنے کے آداب و اطوار سیکھنے کے مراحل میں تھے کہ اوپر سے موبائل فون بھی آ گیا۔ اور ہم نے اس اجنبی آلے کی بھی تلا کلف درگت، بنانی شروع کر دی۔ ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ کسی بھی سائنسی ایجاد کے استعمال کے بارے اس کے موجد کے وہم و گمان میں وہ کچھ نہیں ہوتا جو ہمارے ہاں کیا جاتا ہے۔ مثلاً لاؤڈ اسپیکر بنانے والے کو قطعاً اندازہ نہیں ہوگا کہ اس کی ایجاد سے دنیا کے کسی خطے کے لوگوں کی زندگیاں اجیرن کر دی جائیں گی۔ اسی طرح موبائل فون کا موجد بھی لاعلم تھا کہ اس صوتی آلے کو دنیا میں کوئی برگزیدہ قوم اپنے غیر تہذیب یافتہ رویوں اور جذبات کو فروغ دینے کے لئے استعمال کرے گی۔ یا بم بلاسٹ کے لئے اس کی خدمات سے استفادہ کرے گی۔ دروغ برگردن راوی، ہم نے سنا ہے کہ ہماری جانب سے اخلاق باختہ و حیا سوز



طرح دہراتے نظر آتے ہیں۔

موبائل فون کی ایجاد کے بعد اب عشق پیشہ خواتین و حضرات کو اپنے فرائض منصبی کی بجائے آوری میں چنداں مشکل پیش نہیں آتی۔ موبائل پر ان کی نٹ کھٹیاں اور خوش فعلیاں راؤنڈ دی کلاک جاری ہیں۔ جہاں محبت کے دستری بیوئرز حضرات سرگرم عمل ہیں وہاں جنس مخالف کا وقار و شو ٹولہ بھی ان کے شانہ بشانہ چل رہا ہے۔ بلکہ ثانی الذکر ٹولے کے کئی عالی دماغ توافقت کے پیاروں سے تحائف خصوصا موبائل کارڈ ہتھیا نے کی ایسی ایسی شطرنجی چالیں چلتے ہیں کہ عقل محوتما شاہد جاتی ہے بلاشبہ پیشہ محبت کے فروغ میں موبائل کمپنیوں کا کردار ناقابل فراموش ہے۔ شوکت عزیز جو وطن عزیز پر ترقی کے الزامات، عائد کرتے ہوئے تاریخ کے کٹر مش بہہ گئے ان کے اوصاف حمیدہ میں یہ وصف بھی شامل تھا کہ وہ موبائل فونز کی بڑھتی ہوئی اخلاقی پستی کو نظر انداز کرتے گئے۔..... یا شاید اخلاقی پستی بھی ان کے نزدیک ترقی ہی کی کوئی قسم ہو۔

☆☆☆

اگر کسی میسج ماسٹر کے ہاتھ آپ کا نمبر لگ تو سمجھیں
کہ خیر نہیں۔ میسج کرنے والے کے لئے قطعی
ضروری نہیں کہ وہ آپ کا جاننے والا ہو اور اسے
آپ کی مصروفیات کا علم بھی ہو ہو ماسٹر کسی نام
نہاوا اصلاحی مہم کا کل پرزہ بھی ہو سکتا ہے اور کسی
تبلیغی مشن کا ٹھیکیدار ہو۔ آپ لاکھ منع کریں مگر وہ
اپنے تلاطم خیز خیالات و جذبات آپ کو کٹھنوتا
رہے گا۔



12
13
14
مارچ
2010
 ۲۷، ۲۸، ۲۹ ربيع الاول
۱۴۳۱ھ کو کھیلنے کے مطابق

دعوتِ اسلامی
 تین روزہ
 سنتوں بھرا
 اجتماع

جمعہ المبارک صبح (10) بجے تا اتوار عصر
 روزہ کا روزہ جمعہ المبارک کی نماز 2:30 بجے ادا کی جائے گی

خصوصی اتوار صبح (9:30) بجے
 نشست خصوصی بیان
 ذکر / تصویر / مدینہ / دُعا
 صحرائے مدینہ، نزد ٹول پلازہ، سپر ہائی وے روڈ، باب المدینہ (کراچی)۔
 اس اجتماع کو مفت میں جیسٹل اور دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net پر بھی دیکھ سکتے ہیں۔

الساہیہ کے مسائل

عطائی ڈاکٹر زو حکام

دانیال اشرف

اس وقت بد قسمتی سے ہمارے ملک کی گلی کوچوں میں مختلف جگہوں پر نیم حکیم اور عطائی جراح اپنی اپنی دکانیں سجا کر بیٹھے عام نظر آتے ہیں بلکہ کئی مقامات پر مشاندے میں آیا ہے کہ حکیم حضرات اپنے دوکانوں کے باہر عوام کو دھوکہ دینے کی غرض سے ہسپتال کے نام کا بورڈ بھی آویزاں کرتے ہیں جبکہ قانونی طور پر ایک حکیم کے ہسپتال کا بورڈ لگانے پر اس حکیم کی مختلف سخت قانونی کارروائی بھی کی جاسکتی ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارے ملک کا ہر قانون صرف اور صرف غریب اور کمزور عوام کو دبانے کے لئے ہی بنایا جاتا ہے۔ اور ہر قانون کو توڑنے کے مختلف ریش بھی مقرر ہیں آپ وہ ریٹ ادا کر دیں پھر جتنے چاہے قانون توڑتے

چڑھ گئے مگر پھر حکیم صاحب کی غلط تشخیص کی وجہ سے مرض بڑھتا ہی چلا گیا اور جب حکیموں کے پاس اپنا قیمتی سرمایہ لٹا کر جب وہ ڈاکٹروں کے پاس پہنچے تو ڈاکٹر حضرات نے بھی مریض کی مجبوری کا بھرپور قائدہ اٹھا کر انہیں خوب لوٹا نتیجتاً مرض بڑھتا ہی گیا جوں جوں دوا کی، پاکستان میں ایسے بہت سے ادارے کام کر رہے ہیں

ہمارے ملک کا ہر قانون صرف اور صرف غریب اور کمزور عوام کو دبانے کے لئے ہی بنایا جاتا ہے۔ اور ہر قانون کو توڑنے کے مختلف ریش بھی مقرر ہیں آپ وہ ریٹ ادا کر دیں پھر جتنے چاہے قانون توڑتے رہیں کوئی آپ کو نہیں روکے گا۔ ایک حکیم کو پریکٹس شروع کرنے کے لئے پھلے طبیبہ کالج سے چار سال تک طب کی تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے اور پھر کئی سال تک پریکٹس کرنے کے بعد صرف اللہ کے فضل سے چند ایک نسخے میسر آتے ہیں جن کو وہ استعمال کرتا ہے اور عوام ان نسخوں سے استفادہ حاصل کرتے ہیں مگر فی زمانہ یہ تمام باتیں صرف کتابوں میں ہی نظر آتی ہیں۔

جدھر سے آپ بذریعہ مراسلت حکمت کا کورس کر سکتے ہیں۔ مزید برآں جعلی اسناد کے حامل حکماء کی تعداد میں بھی بہت اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ جبکہ ایک بہت بری تعداد ایسے حکماء کی بھی اس ملک میں نظر آتی ہے جن کے پاس طبیبہ کالج کی بلکہ کسی بھی ادارے کی کوئی باضابطہ سند نہیں ہے وہ لوگ کسی حکیم کے ساتھ کام کرتے کرتے خود حکیم بن جاتے ہیں اکثر حکماء پرانی کتابوں سے استفادہ حاصل کرتے ہیں مگر کتب میں اگرچہ بے حد مفید نسخہ جاتا موجود ہوتے ہیں۔ لیکن کتابوں میں آدھا علم ہوتا ہے جبکہ ہر

رہیں کوئی آپ کو نہیں روکے گا۔ ایک حکیم کو پریکٹس شروع کرنے کے لئے پہلے طبیبہ کالج سے چار سال تک طب کی تعلیم حاصل کرنا پڑتی ہے اور پھر کئی سال تک پریکٹس کرنے کے بعد صرف اللہ کے فضل سے چند ایک نسخے میسر آتے ہیں جن کو وہ استعمال کرتا ہے اور عوام ان نسخوں سے استفادہ حاصل کرتے ہیں مگر فی زمانہ یہ تمام باتیں صرف کتابوں میں ہی نظر آتی ہیں۔ اب تک میڈیا میں ایسے بے شمار افراد کی مثالیں ہمارے سامنے ہیں جو کسی چھوٹے سے مرض کے علاج کے لئے کسی حکیم صاحب کے ہاتھ

مریض کی بیماری کی مختلف اور ایک سے زائد وجوہات ہوتی ہیں۔ مگر ایسے حکماء کا تجربہ اور علم اس قدر پختہ نہیں ہوتا۔ صرف کتابی نسخوں کے استعمال کی وجہ سے مریض کی صحت پر بہت مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اور ایسی ہی صورتحال شعبہ جراحات میں نظر آتی ہے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ علم سینہ بہ سینہ چلتا آ رہا ہے یعنی جراح حضرات میں اکثریت ایسے افراد کی ہے جنکا والد، چچا یا بھائی جراح تھا اور وہ لوگ انہیں دیکھتے دیکھتے جراح بن بیٹھے لیکن کیا والد یا بڑے بھائی کا حکمت یا پھر جراحات کے شعبے سے منسلک ہونا اس بات کے لئے کافی ہے ایک بالکل ان پڑھا آدمی پریکٹس شروع کر کے انسانوں کی زندگیوں سے کھلتا پھرے؟ کچھ ایسی ہی صورت حال ہومیو پیتھک طریقہ علاج کی ہے اس وقت ہمارے ملک میں انگنت ہومیو پیتھک ڈاکٹرز پریکٹس کر رہے ہیں اگرچہ

جنکا والد، چچا یا بھائی جراح تھا اور وہ لوگ انہیں دیکھتے

دیکھتے جراح بن بیٹھے لیکن کیا والد یا بڑے بھائی کا حکمت یا پھر جراحات کے شعبے سے منسلک ہونا اس بات کے لئے کافی ہے ایک بالکل ان پڑھا آدمی پریکٹس شروع کر کے انسانوں کی زندگیوں سے کھلتا پھرے؟

ایسے بہت سے اہم معیار نام ہمارے ملک میں بہت نمایاں ہیں۔ جو کہ ہومیو پیتھک کے شعبے میں نہایت کامیابی کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں مگر ایک بہت بڑی اکثریت کی

کو چاہیے کہ اولاً تمام تر ہومیو پیتھک کالجز کا معائنہ کرنے کیلئے ایک کمیشن تشکیل دیا جائے جو کہ ان کالجز کا نہایت دباننداری سے معائنہ کرنے کے بعد اپنی سفارشات مرتب کر کے حکومت کو ارسال کرے۔ مزید برآں مذکورہ کالجز میں انٹرنیشنل سلیبس رائج کیا جائے۔ اور اساتذہ کو بھی انٹرنیشنل لیول کے مطابق ٹریننگ دی جائے اور ان کے لئے انٹرنیشنل

ریسرچ کا مطالعہ لازمی قرار دیا جائے۔ اور چونکہ جرمنی ہومیو پیتھک طریقہ علاج کا مرکز ہے۔ اسی لئے قابل اساتذہ کو ٹریننگ کے لئے جرمنی بھیجا جائے تاکہ وہ بین الاقوامی معیار کے مطابق اپنے وطن میں طلباء کو تعلیم دے سکیں۔ ایلو پیتھک طریقہ علاج کا دورانیہ بھی بڑھا کر بین الاقوامی معیار کے مطابق رکھا جائے۔ اور ہومیو پیتھک کالج میں ایڈمیشن کے لئے کم از کم ایف ایس سی پری میڈیکل کی شرط عائد کی جائے مزید برآں ملک بھر میں موجود ہومیو پیتھک ڈاکٹرز کے لئے خصوصی ٹیٹ مرتب کئے جائیں۔ اور وہ ٹیٹ یکسر کرنے کے بعد حکومت انہیں پریکٹس کرنے کا لائسنس جاری کرے اور

لطیفہ ہی نہیں بلکہ ہمارے ملک کے حکمرانوں کی ایک تلخ حقیقت بھی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ملک میں ہومیو پیتھک ہسپتال بھی جگہ جگہ نظر آتے ہیں جہر مریضوں کے لئے وارڈ کی بھی سہولت میسر ہوتی ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہومیو پیتھک طریقہ علاج کا دورانیہ بہت طویل ہے اور اس میں آپریشن کا کوئی

اس وقت ہمارے ملک میں ایک بہت سے رجسٹرڈ ہومیو پیتھک کالجز قائم ہیں مگر وہاں کی حالت زار کچھ یوں ہے کہ اسٹوڈنٹس کلاسز اور لیچرز کو یکسر اہمیت نہیں دیتے اور سارا سال کلاسز لینے کی بجائے آخر میں امتحان میں پیسہ لگا کر نقل کر کے پاس کر لیتے ہیں۔ مزید برآں ہومیو پیتھک میں داخلے کے لئے تعلیمی قابلیت بھی انٹر میڈیٹ بلکہ بعض جگہوں میں میٹرک ہے

حالت کچھ زیادہ تسلی بخش نہیں ہے کیونکہ اس وقت ہمارے ملک میں ایک بہت سے رجسٹرڈ ہومیو پیتھک کالجز قائم ہیں مگر وہاں کی حالت زار کچھ یوں ہے کہ اسٹوڈنٹس کلاسز اور لیچرز کو یکسر اہمیت نہیں دیتے اور سارا سال کلاسز لینے کی بجائے آخر میں امتحان میں پیسہ لگا کر نقل کر کے پاس کر لیتے ہیں۔ مزید برآں ہومیو پیتھک میں داخلے کے لئے تعلیمی قابلیت بھی انٹر میڈیٹ بلکہ بعض جگہوں میں میٹرک ہے لیکن ہومیو پیتھک فارما سے متعلق مستند کتابیں انگلش میں لکھی گئی ہیں اور ہمارے ملک کے

میٹرک یا ایف اے لیول کے اسٹوڈنٹ کے لئے ان کتب میں استعمال شدہ میڈیکل کی پرفیشنل لیکچر کا مطالعہ کرنا ناممکن ہے اسی لئے طلباء مذکورہ کتب کی بجائے مقامی زبان

ایسے ڈاکٹروں کی مثال اس لطیفے کی مانند ہے جس میں ایک مریض کسی ڈاکٹر کے پاس گیا اور اس نے ڈاکٹر صاحب سے ان کے تجربے کے متعلق پوچھا تو ڈاکٹر نے قریبی کھڑکی کھول کر سامنے والے قبرستان میں موجود قبروں کی جانب اشارہ کیا کہ جناب یہ سارا قبرستان میرا تجربہ ہے

میں ترجمہ کی ہوئی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں جسکی وجہ سے انہیں خاطر خواہ فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ ایسے ڈاکٹروں کی مثال اس لطیفے کی مانند ہے جس میں ایک مریض کسی ڈاکٹر کے پاس گیا اور اس نے ڈاکٹر صاحب سے ان کے تجربے کے متعلق پوچھا تو ڈاکٹر نے قریبی کھڑکی کھول کر سامنے والے قبرستان میں موجود قبروں کی جانب اشارہ کیا کہ جناب یہ سارا قبرستان میرا تجربہ ہے یہ ایک

ہومیو پیتھک ہسپتالوں اور جنرل وارڈز کا کیا مقصد؟ یہ سب صرف اور صرف بزنس اور عوام کو لوٹنے کا ایک نہایت موثر ذریعہ ہے۔ اور حکومت کو چاہیے کہ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرتے ہوئے ان تمام مکروہ سرگرمیوں کا سد باب کرے۔

صرف رجسٹرڈ شدہ ڈاکٹرز کو ہی پریکٹس شروع کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔ ہمارے سامنے برطانیہ کی مثال موجود ہے۔ جہاں صرف ایک فارمیٹ جسے ہم لوگ اپنی زبان میں کمپوڈر کہتے ہیں

تصور نہیں ہے۔ تو پھر مریض کو ہسپتال میں ایڈمٹ کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ ہم دیکھتے ہیں کہ ایلو پیتھک طریقہ علاج میں ہسپتالوں میں I.C.U کا شعبہ ہوتا ہے۔ جہاں ہارڈ ویسٹنس کو ایڈمٹ کیا جاتا ہے۔ کیونکہ انہیں انتہائی نگہداشت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور وہاں اگر خدا نخواستہ کسی مریض کی اچانک طبیعت بگڑ جائے تو اس کی زندگی بچانے والی تمام تر دستیاب سہولیات ہمہ وقت موجود ہوتی ہیں۔ اور آئی سی یو کا اسٹاف بھی اس صورتحال سے نمٹنے کے لئے تربیت یافتہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جب کسی مریض کا آپریشن کرنا ہو یا اس کی حالت نازک ہو جب اسے ڈاکٹرز Observation کیلئے ہسپتال میں ایڈمٹ کرتے ہیں لیکن ہومیو پیتھک میں تو ایسا تصور ہی نہیں ہے کہ مریض کا آپریشن کرنا ہے اسی لیے اسے Observe کرنے کے لئے ہسپتال میں ایڈمٹ کیا جائے۔ تو پھر ہومیو پیتھک ہسپتالوں اور جنرل وارڈز کا کیا مقصد؟ یہ سب صرف

اور صرف بزنس اور عوام کو لوٹنے کا ایک نہایت موثر ذریعہ ہے۔ اور حکومت کو چاہیے کہ اس مسئلے پر سنجیدگی سے غور کرتے ہوئے ان تمام مکروہ سرگرمیوں کا سد باب کرے۔ اس سلسلے میں حکومت

ہیں۔ لہذا حکومت کو اس سلسلے میں خصوصی اقدامات کرنے چاہیں۔ اور جملہ حکماء اور جراح حضرات کی رجسٹریشن کا عمل شروع کرنا

عموماً یہ حضرات احادیث اور مذہبی محاروں کے استعمال سے عوام کو مذہبی طور پر بلیک میل کرتے رہتے ہیں۔

کم از کم 3 سال کا کورس کرنا پڑتا ہے۔ پھر کہیں جا کر ایک فامیسٹ سامنے آتا ہے۔ پاکستان میں ایک ایلو پیتھیک MBBS ڈاکٹر پہلے

چاہیے۔ جبکہ دوسری جانب عوام کو بھی چاہیے کہ اپنے ارد گرد کے ماحول پر نظر رکھیں۔ اور جہاں کہیں بھی ایسے عطائی حضرات انہیں نظر آئیں تو ان کی خلاف متعلقہ حکومتی اداروں کو فوری اطلاع دیں۔ تاکہ اس شعبے کا وقار ایک بار پھر بلند ہو سکے۔ اس مقصد کی خاطر حکومت طیبہ کالج کو بھی مزید سہولیات فراہم کرے تاکہ وہاں سے قابل اور زیرک افراد فارغ التحصیل ہو کر صحیح معنوں میں عوام کی خدمت کر سکیں۔ اور طب پر عوام کا اعتماد بحال ہو۔

☆☆☆☆☆☆

ہیں۔ درحقیقت ایسے لا تعداد حکیم اور عطائی جراح ہر روز عوام کی قیمتی جانوں سے کھیلتے ہیں۔ عموماً یہ حضرات احادیث اور مذہبی محاروں کے استعمال سے عوام کو مذہبی طور پر بلیک میل کرتے رہتے ہیں۔ بلاشبہ دینی ادویات کے استعمال سے بے شمار لوگوں کو شفاء بھی نصیب ہوئی ہے اور دینی جڑی بوٹیوں میں بہت سی کرامتی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ جبکہ برصغیر پاک و ہند میں انگریزوں کی آمد سے قبل اسے شاہی علاج بھی کہا جاتا تھا۔ مگر عطائی حکیم اس شعبے کو بدنام کر رہے ہیں۔ جبکہ دوسری جانب بین الاقوامی سطح پر بھی ایسے افراد ملک کی بدنامی کا باعث بن رہے

ایف ایس سی پری میڈیکل میں اچھے نمبر لینے کے بعد میڈیکل کالج میں مسلسل تعلیم حاصل کرنے کے بعد دو سال ہاؤس جاب کر کے بھی صرف اور صرف ایک جنرل فزیشن کی حیثیت سے اپنی پریکٹس کرتا ہے۔ اور بعد ازاں سپیٹالائزیشن کرنے کے بعد اسے اپنی پیشہ وارانہ قابلیت کو مزید بڑھانے کے لئے کئی قسم کے کورس بھی کرنے پڑتے ہیں۔ اور پھر دوران پریکٹس بھی تازہ ترین انٹر نیشنل لٹریچر اور ریسرچ کا مطالعہ کرنا پڑتا ہے۔ مگر دوسری جانب حکماء اور جراح حضرات ہیں جو کہ گھریلو بلکہ بسا اوقات بغیر کسی معتبر ادارے سے منسلک ہوئے اپنی پریکٹس شروع کر دیتے



MEHAK TRADERS

SURGICAL, DISPOSABLE & HEALTH CARE PRODUCTS

54-Market, Katchi Gali No.1, Denso Hall Karachi
Mobile: 0300-2285273, 0300-2885332, 0300-9285273
Email: mehaktraders@yahoo.com



MEDICAR

Mana & Co

Importer & Distributor of surgical, Disposal & Health care Products

Room # 204, 2nd floor, New Medicine Market,
Katchi gali #1, Near Densohall karahci

Tel: +92 21 247 7238, 244 6361, Mob: 0300-928 5273



عید میلاد النبی

خوشیوں اور مسرتوں کا پیامبر

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گفت

المصطفیٰ ویلیفیر سوسائٹی راولپنڈی کے زیر اہتمام سول ہسپتال، راجہ بازار، میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے مبارک موقع پر مریضوں کیلئے مصطفائی لنگر اور عید گفت کا اہتمام کیا گیا۔ مریضوں میں عید میلاد گفت تقسیم کرنے کیلئے المصطفیٰ کے مصطفائی رضا کار نے جناب میاں فاروق مصطفائی مرکزی امیر مصطفائی تحریک پاکستان اور احمد وقار مدنی صدر المصطفیٰ ویلیفیر سوسائٹی راولپنڈی کی سربراہی میں ایک ایک وارڈ میں خواتین، بچوں اور بوڑھے مریضوں میں یہ گفت تقسیم کئے۔ اس موقع پر محمد حنیف میمن، معروف صحافی ناصر میر، جاوید خان کے ساتھ منیر احمد مصطفائی، خواجہ صفدر امین، احسان الحق، چوہدری عشرت، محمود، نصیر خان، اجمل شاہ، مصطفائی ہاؤس خیابان سر سید کے رضا کار موجود تھے۔

المصطفیٰ فری میڈیکل کمپ

عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر راولپنڈی کے مرکزی جلوس کے شرکاء کیلئے المصطفیٰ ویلیفیر سوسائٹی راولپنڈی کے زیر اہتمام فری میڈیکل کمپ کا اہتمام کیا گیا کی کمپ پر ڈاکٹر محمد پرویز، نجم الثاقب، محمد فاروق، زین چوہدری، منیر احمد مصطفائی، ودیگر رضا کاروں نے خدمات سرانجام دیں۔ اس موقع پر ایمبولینس سروس کی ایمبولینس بھی ہنگامی صورتحال میں خدمت کیلئے موجود تھیں۔



المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی ضلع گجرات

عید گفٹ پروگرام

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر مسرت موقع پر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی ضلع گجرات کے زیر اہتمام، عزیز بھٹی ہسپتال، گجرات میں داخل تمام مریضوں کو عید گفٹ جن میں دودھ، جوس، بسکٹ، چاکلیٹ، ودیگر اشیاء تقسیم کیں گئیں۔ المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے ضلعی رہنما عبدالقادر مصطفائی، ڈاکٹر محمد اکرم مصطفائی، مہربشر حسین، مقبول احمد قادری، ڈاکٹر سیف اللہ طاہر، رانا محمد ندیم اشرف ودیگر مریضوں میں عید گفٹ تقسیم کر رہے ہیں۔





عید گفٹ

پروگرام



المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی
ضلع شیخوپورہ

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پر مسرت موقع پر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی ضلع شیخوپورہ کے زیر اہتمام سوسائٹی کے چیئر مین ساجد الرحمن ساہری، ڈاکٹر مقصود، ڈپٹی ایس ایم ڈاکٹر مبشر سول ہسپتال شیخوپورہ، ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر میڈم خوشنود، اور مصطفائی رضا کار ہسپتال کے تمام وارڈز میں مریضوں میں عید میلاد گفٹ تقسیم کر رہے ہیں

عید گفٹ

مصطفائی ٹرسٹ انٹرنیشنل کراچی

مصطفائی ٹرسٹ انٹرنیشنل کراچی کی جانب سے عید میلاد مختلف ہسپتالوں میں محمد عابد ضیائی نائب صدر مصطفائی تحریک پاکستان چیئر مین مصطفائی فاؤنڈیشن کراچی، مصطفائی تحریک کے رہنما عبد العزیز مویٰ دیگر مصطفائی رضا کار مریضوں میں میلاد گفٹ تقسیم کرتے رہے ہیں۔



المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی ضلع جھنگ کی جانب سے

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موقع پر ضلع جھنگ کے ہسپتالوں میں، عید میلاد گفٹ، تقسیم کئے جا رہے ہیں۔





عید میلاد النبی کے موقع پر شتر یارک میں مرکزی جلسے کے دوران شاہ تراب الحق اور دیگر علماء ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر بیعتی کا اظہار کر رہے ہیں



کراچی، مصلحانہ تحریک کے رہنما عبدالحق برہموی، 12 ربیع الاول کے موقع پر آئی کے جلوس کی قیادت کر رہے ہیں



بنگلہ دیش: عید میلاد النبی جلوس کے مناظر



میاں چنوں: جشن عید میلاد کے جلوس میں حاجی عبدالوحید مغل، فاروق احمد تنسیم، ذوالفقار غازی و دیگر قیادت کر رہے ہیں



انجمن طلباء اسلام کے زیر اہتمام میلاد مصطفیٰ ﷺ کانفرنس سے جماعت اہل سنت کے علامہ کامران قادری، علامہ عزیز الحق حقانی، سید عبدالحمید قادری، محمد عابد ضیائی، نوید عباسی، عبدالباسط، سعید سعیدی، سید عابد علی شاہ، سید زاہد، عبدالرحیم کاراود دیگر خطاب کر رہے ہیں۔



فیصل آباد: قومی کانفرنس امام اعظم ابوحنیفہ کی دوسری نشست سے حاجی محمد حنیف طیب کی زیر صدارت ڈاکٹر ریاض الحق طارق، ڈاکٹر پرو فیسر اسحاق قریشی، عطاء المصطفیٰ نوری، میاں محمد فاروق مصطفائی، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، پرو فیسر افتخار احمد میاں، ڈاکٹر حافظ محمد سجاد، محمد شریف سیالوی، ڈاکٹر حافظ محمد طفیل، مولانا محمد صدیق بزاروی و دیگر علماء اکرام خطاب کر رہے ہیں



انجمن طلباء اسلام ATI کراچی ڈویژن کے زیر اہتمام آل پارسیہ کانفرنس سے عالم کراچی طفیل حسن فیاضی خطاب کر رہے ہیں۔ تصویر میں IJT کے عبداللہ شامیت، JT کے فخر الدین رازی، MSM کے آفتاب احمد، MSF کے غلیل سنی، ISF کے عامر خان، PSF (SB) کے شہزادہ، PSA کے راجہ توقیر، PPSF کے ولی محمود، بختون ایس ایف کے اسماعیل محمود، گلگت بلتستان اسٹوڈنٹس انٹرنس کے اسلم انتھانی بھی شریک ہیں۔



فیصل آباد: امام اعظم ابوحنیفہ قومی سیمینار کی چوتھی نشست سے صاحبزادہ حاجی فضل کریم ایم این اے، صاحبزادہ حامد رضا وزیر مذہبی امور ذکوہ عشر آزاد جموں و کشمیر، ڈاکٹر ظہور احمد اعظم، مولانا تابا علی رضوی، ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، صاحبزادہ عطاء المصطفیٰ، قاری محمد اقبال، حافظ سعد اللہ، ڈاکٹر محمد اکرم و دیگر خطاب کر رہے ہیں

تنگ و تاز

سانحہ فیصل آباد میں سپاہ صحابہ سمیت کالعدم تنظیموں کا ملوث ہونا خارج از امکان نہیں، رحمان ملک

حکومت کی فوری حکمت عملی سے بریلوی و دیوبندی مسلک کے درمیان بڑے فساد کی سازش کو ناکام بنا دیا گیا ہے مجھے سمیت دہشتگردی کیخلاف کردار ادا کرنیوالی حکومتی شخصیات دہشتگردوں کی ہٹ لسٹ پر ہیں، وزیر داخلہ کی صحافیوں سے گفتگو

کرنے والی تمام حکومتی شخصیات ہٹ لسٹ پر ہیں۔ اور اس حوالے سے ہم نے عدالت کو دوسری مرتبہ تحریری طور پر آگاہ کر دیا ہے۔ کہ میری یہاں آمد سے نہ صرف میری ذات بلکہ وابستہ دیگر افراد کی جانوں کو بھی خطرہ ہے۔

☆☆☆☆☆

ہے۔ تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان اور دقاق المدارس سمیت تمام مکاتب فکر کے نمائندہ علماء کی مشاورت سے مشترکہ حکمت عملی وضع کی جارہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گزشتہ دنوں احتساب عدالت میں مقدمات کی سماعت کے بعد میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ جن میں ملک نے کہا کہ خفیہ اداروں کی رپورٹس کے تحت میرے سمیت دہشتگردی کیخلاف جنگ میں کردار ادا

راولپنڈی (مصطفائی نیوز) وفاقی وزیر داخلہ رحمان ملک نے کہا ہے کہ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر سانحہ فیصل آباد میں سپاہ صحابہ سمیت کالعدم تنظیموں کا ملوث ہونا خارج از امکان قرار نہیں دیا جاسکتا۔ واقعہ میں ملوث ہونے کے شبہ میں بعض افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حکومت کی فوری حکمت عملی سے بریلوی اور دیوبندی مسلک کے درمیان بڑے فساد کی سازش کو ناکام بنا دیا

کراچی: نبی پاک کا یوم ولادت کائنات کی سب سے بڑی عید ہے، علامہ کوکب نورانی

فرمایا گیا ہے۔ اللہ کریم کے فضل و رحمت پر خوشی منانے کا واضح حکم ہے اور عید میلاد النبی اسلام کی تیسری نہیں بلکہ اسلام کی پہلی عید ہے اور باقی تمام عیدیں اور خوشیاں اسی عید کی بدولت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کوئی دلیل نہیں کہ صحابہ کرام نے کوئی کام نہیں کیا تو وہ کام کیا ہی نہیں جاسکتا۔ اگر اسے دلیل قرار دیا جائے تو سیکڑوں ایسے کام نکلیں گے جو سب سے بڑے ہیں جو صحابہ کرام نے نہیں کئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب کو میلاد شریف مناتے ہوئے سیرت نبوی کو اپنانے کا عہد کرنا چاہئے اور خود کو اخلاق مصطفوی کا پیکر بنانا چاہئے۔ اگر ہم خود کو اخلاق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیکر نہیں بنائیں گے ہم کبھی بھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ اخلاق نبوی پر عمل کرتے ہوئے مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا ہوگا۔

☆☆☆

کراچی (مصطفائی نیوز) مولانا اوکاڑوی اکادمی (العالمی) کے سربراہ علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی نے کہا ہے کہ ہمارے پیارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یوم ولادت کائنات کی سب سے بڑی عید اور خوشی کا سب سے بڑا تہوار ہے اور ساری کائنات اور تمام نعمتیں رسول کریم کا صدقہ ہیں کیونکہ وہ نہ ہوتے تو کچھ بھی نہ ہوتا اور حدیث قدسی کے مطابق اللہ تعالیٰ رب ہو کر بھی ظاہر نہ ہوتا۔ میلاد شریف مناتے ہوئے سیرت نبوی کو اپنانے کا عہد کیا جائے۔ وہ جامع مسجد گلزار حبیب، گلستان اوکاڑوی میں جشن میلاد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اجتماع سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کے یوم ولادت کی اہمیت نہ ہوتی تو قرآن کریم میں نبی کے یوم ولادت پر اللہ تعالیٰ کے سلام کا ذکر نہ ہوتا اور قرآن میں نعمت کے نزول کے دن کو عید

اعجاز احمد بوسال کو مبارک باد

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی ضلع منڈی بہاؤ

الدین کے صدر جہانگیر احمد رضا، انجمن طلباء اسلام کے سابقہ ضلعی رہنما سرفراز احمد خان نے اعجاز احمد بوسال اسٹنٹ ڈسٹرکٹ انٹارنی منڈی بہاؤ الدین کو ڈپٹی ڈسٹرکٹ انٹارنی کے عہدے پر ترقی پانے پر مبارک باد پیش کی ہے۔ اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ایمانداری سے اپنے فرائض منصبی سنبھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نعت خوانی رسول کریم ﷺ سے قلبی تعلق کا نام ہے، فصیح الدین سہروردی

لندن (مصطفائی نیوز) ممتاز پاکستانی نعت خواں الحاج سید محمد فصیح الدین سہروردی برطانیہ کے دورے پر گزشتہ دنوں لندن پہنچے۔ ایوان حمد و نعت و منقبت سہروردیہ فاؤنڈیشن برطانیہ کے صدر محمد سکندر ایوب سہروردی الحسینی، حافظ عدیل الرحمن اور فخر الرحمن سہروردی نے ان کا استقبال کیا۔ فصیح الدین سہروردی نے لندن میں اپنے اعزاز میں دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نعت خوانی رسول کریم سے قلبی تعلق اور عقیدت کا نام ہے اور حضور سے عشق اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ آپ کی تعلیمات پر عمل بھی کیا جائے۔ فصیح الدین سہروردی برطانیہ کے دورے کے دوران لندن، لوٹن، مانچسٹر، برمنگھم، بلیک برن، پیٹربرو اور دیگر شہروں میں نعت خوانی کریں گے۔

حضور اکرم کے صدقے کائنات وجود میں آئی، مولانا الیاس قادری

کراچی (مصطفائی نیوز) امیر دعوت اسلامی مولانا محمد الیاس عطار قادری نے ربیع الثور شریف کے موقع پر عالمی مدنی مرکز فیضان مدینہ میں مدنی مذاکرے میں کہا کہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خوشی کے اظہار کا دن ہے، اس دن ہمیں پیارے آقا کی عظیم الشان نعت ملی۔ انہوں نے کہا کہ سرکار کے صدقے یہ کائنات وجود میں آئی، ہمیں سرکار کا دامن کرم ملا، الغرض اگر سرکار نہ ہوتے تو کچھ نہ ہوتا، اللہ عز وجل کسی مخلوق کو پیدا نہ فرماتا، پیارے آقا کے صدقے تمام عالم کو نعمتیں تقسیم کی جاتی ہیں اور ہر نعمت گزگاروں کیلئے امید کی کرن ہے، خوشی میں عید منانا صالحین کا طریقہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ جشن ولادت نہ صرف اپنے علاقے، شہر، ملک میں منائیں بلکہ پوری دنیا میں جشن میلاد کی دھوم مچاتے ہوئے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کیلئے دعوت اسلامی سے وابستہ تمام اسلامی بھائی مدنی قافلوں میں سفر اختیار کریں۔

کراچی: عید میلاد النبی ﷺ پر تخریب کاری کا منصوبہ ناکام، 3 دہشت گرد گرفتار

ٹائٹریٹ، 5 سو گرام C-4 ایکسپلو سو، 6 ڈائی نیٹر، وائر اور دیگر اشیاء برآمد کر لیں۔ ملزمان کا تعلق کالعدم جہادی تنظیم لشکر جہنی (تھنکوی) سے ہے۔ ملزمان نے ہفتہ 12 ربیع الاول کو شہر کے مرکزی علاقے نشتر پارک کے قریب موٹر سائیکل بم دھماکا کرنے کی منصوبہ بندی کی تھی، تاہم پولیس نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے ان کا یہ منصوبہ ناکام بنادیا اور شہر کو ایک بڑی ممکنہ تباہی سے بچالیا۔ ملزمان سے مزید تفتیش جاری ہے۔ واضح رہے کہ نشتر پارک میں ہر سال جشن عید میلاد النبی کے سلسلے میں ایک بڑا جلسہ ہوتا ہے، جس میں لاکھوں افراد شریک ہوتے ہیں۔

☆☆☆

کراچی (مصطفائی نیوز) سی آئی ڈی پولیس نے عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر کراچی میں تخریب کاری کا ایک بڑا منصوبہ ناکام بناتے ہوئے کالعدم جہادی تنظیم لشکر تھنکوی کے 3 خطرناک دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا جو 12 ربیع الاول کو نشتر پارک کے قریب موٹر سائیکل بم دھماکا کرنا چاہتے تھے۔ ایس ایس پی، سی آئی ڈی فیاض خان کے مطابق ایک خفیہ اطلاع پر ڈی ایس پی چوہدری صفدر کی قیادت میں سی آئی ڈی پولیس کی ایک ٹیم نے جمعہ کو جیشید روڈ سے تین خطرناک دہشت گردوں اسماعیل چانڈیو، عبدالباقی عرف طلحہ اور یوسف چانڈیو کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے 2 راکٹ، 2 مارٹر گولے، 20 کلو گرام دھماکا خیز مواد پوناٹیم

اہل ایمان میلاد النبی ﷺ کی خوشیاں مناتے رہیں گے، پیر عبدالقادر جیلانی

نے کہا کہ دوسرے نبیوں کو نبوت ملی تو اس کے باعث ان کی اپنی عظمت اور درجہ میں بلندی ہوئی لیکن نبی نبوت جب محمد ﷺ کو ملی تو اس سے نبوت کے رتبہ کو بلندی ملی۔ آزاد کشمیر سے آئے ہوئے مولانا محمد افتخار علی نے کہا کہ ساری مخلوق عبادت، ریاضت، روزہ، زکوٰۃ کے لئے خدا کی رضا چاہتی ہے لیکن زمین و آسمانوں اور کل کائنات کی مالک خدا بزرگ و برتر کی ذات صرف رضا محمد ﷺ چاہتی ہے۔ پیر سید احمد حسین شاہ ترمذی نے کہا کہ وہ جہاں کے آقا کا ذکر کرنے اور سننے میں جو وقت صرف ہو وہ دنیا اور آخرت کے لئے اتالیق کی حیثیت رکھتا ہے۔ تقریب سے پیر سید انور شاہ اور سید فیاض حسین شاہ نے اپنے خطاب میں شرکاء کو میلاد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک باد پیش کرتے ہوئے کہا کہ میلاد کی خوشیاں اور اس کی حقیقی لذتوں سے ہم اس وقت تک آشنا نہیں ہو سکتے جب تک ہم اپنی زندگیوں کو نبی اکرم ﷺ کی تعلیمات کے مطابق نہیں گزاریں گے۔ انہوں نے کہا کہ نبی کریم نے نگواریں کے زور کی بجائے محض اپنے عمل اور کردار سے لاتعداد مخلوق خدا کو دائرہ اسلام میں داخل کر دیا، آج ہمارے عمل اور کردار کا نتیجہ ہے کہ ہم دوسروں کو اسلام سے متعارف کرانے اور انہیں اسلام میں شامل کرنے کی بجائے اللہ دہشت گرد کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا میلاد کا پیغام یہ ہے کہ ہم اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں جب تک ہماری صفوں میں اتحاد نہیں ہوگا ہم موجودہ دہشت گردی کی لہر ٹکرائیں سکتے۔

شفیلڈ (مصطفائی نیوز) اہل ایمان کسی ثبوت اور دلیل کے بغیر ہمیشہ سے نبی آخر الزمان ﷺ کے میلاد کی خوشیاں مناتے آئے ہیں اور مناتے رہیں گے۔ ان خیالات کا اظہار مفکر اسلام پیر سید عبدالقادر شاہ جیلانی نے جامع مسجد قادریہ جیلانیہ شفیلڈ میں جلسہ میلاد مصطفیٰ ﷺ سے بطور مہمان خصوصی خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی ہر نعمت بلا کسی شک و شبہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہیں لیکن سوائے ایک نعمت کے تمام کی تمام نعمتیں بے وقایہ ہیں اور وہ ساتھ چھوڑ جاتی ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب کریم ﷺ کی صورت میں ہمیں ایک ایسی نعمت سے نوازا ہے کہ اس کا سایہ اس دنیا کے علاوہ آخرت میں بھی ہم پر رحمتیں برساتا رہے گا۔ نوٹنگھم کے پیر سید زاہد حسین شاہ نے کہا کہ حضور ﷺ صرف انہوں کے لئے ہی نہیں فیروں کے لئے بھی نعمت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا کی ہر نعمت میں اچھائی اور برائی، عروج و زوال، نفع و نقصان کا عنصر موجود ہوتا ہے جیسا کہ جوانی ہے تو کل نہیں ہوگی، دولت ہے تو کل نہیں ہوگی، آنکھیں ہیں تو کل بینائی ختم بھی ہو سکتی ہے لیکن حضور اکرم ﷺ خدا کی واحد ایسی نعمت ہیں جس کا ہمیں دنیا میں بھی فائدہ ہی فائدہ ہے اور روز محشر بھی نبی ﷺ کے امتی اس سے مستفید ہوں گے۔ خلیفہ عبدالرحمن نے کہا کہ جس طرح رسول خدا کی عظمت اور رفعت کی کوئی حد نہیں اسی طرح رسول خدا سے محبت کرنے والوں کو بھی اس محبت کے بدلے جو عطا کیا جاتا ہے اس کی کوئی حد نہیں۔ انہوں

مختلف علاقوں سے
جلوس نکالے گئے

حُسنِ نبی ﷺ کی عید میلاد النبی مناتے رہے گے، صاحبزادہ ابوالخیر

موت کی پرواہ نہیں، قیامت تک عید میلاد النبی مناتے رہے گے، صاحبزادہ ابوالخیر

النبی ﷺ کے جلوسوں اور عوام اہل سنت کو حکمران تحفظ فراہم کرنے میں ناکام ہو چکے ہیں۔ لہذا انہوں نے فوری طور پر مستعفی ہو جانا چاہیے۔ چونکہ حکمرانوں کو علم ہے کہ جلوسوں پر فائرنگ اور خود کش حملے کون کر رہے ہیں۔ تاہم وہ مفاہمت کے نام پر دہشت گردوں کے خلاف کارروائی کرنے سے گریز کر رہے ہیں۔ جو قوم کے ساتھ غلیں مذاق ہے۔

☆☆☆☆

پاکستان سرجیکل گڈز ایسوسی ایشن کے
وفد نے المصطفیٰ میڈیکل سینٹر گلشن
اقبال کا دورہ کیا

ڈائی لاکس جیسے مہنگے علاج کو غریبوں کی دسترس
میں لانے پر المصطفیٰ مبارک باؤ کی مستحق ہے، محمد زبیر

کراچی (مصطفائی نیوز) المصطفیٰ میڈیکل سینٹر گلشن اقبال میں ڈائی لاکس جیسے مہنگے علاج کو متوسط طبقے اور غریبوں کے لئے مفت مہیا کر کے المصطفیٰ نے ان کے لئے تپتے صحرا میں ابر کا انتظام کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار پاکستان سرجیکل گڈز ایسوسی ایشن کے مرکزی صدر محمد زبیر نے گلشن اقبال سینٹر کے دورے کے موقع پر کیا۔ سابق صدر ایسوسی ایشن چوہدری احمد چیمہ نے کہا کہ المصطفیٰ پورے ملک میں اور بالخصوص کراچی میں جدید ترین میڈیکل کمپلیکس میں مہنگے ترین علاج کو ایک چھت کے نیچے غریبوں کی دسترس میں لانے کی جو عملی سہی کر رہی ہے وہ باعث امتنان ہے۔ بالخصوص تحصیل سمیٹا اور ڈائی لاکس یونٹ کے ذریعے مفت علاج عظیم خدمت ہے۔ وفد کو حاجی حنیف طیب نے جاری منصوبوں کا دورہ کرایا اور مستقبل کے حوالے سے بریفنگ دی۔

کر کے اہلکار تعینات کئے گئے تھے۔ جشن عید میلاد النبی کا مرکزی جلوس مدینہ مسجد سرے گھاٹ سے انجمن فدائیان پاکستان کے زیر اہتمام نکالا گیا۔ جس کی قیادت صاحبزادہ ابوالخیر زبیر نے کی۔ انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ موت کی پرواہ نہیں قیامت تک میلاد النبی ﷺ مناتے رہیں گے۔ کچھ لوگ خود کش دھماکے کر کے عید میلاد النبی ﷺ کے جلوس پر پابندی لگانے کی باتیں ہیں۔ موت تو وہ ہے عشق مصطفیٰ میں آئے خود کش حملے عاشقان رسول کو جلوس سے نہیں روک سکتے۔ انہوں نے کہا جشن عید میلاد

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام صحت آگہی کے سلسلے میں ذیابیطس اور پاؤں کے زخم کے عنوان پر سیمینار

شوگر کے مریضوں میں پاؤں کاٹے جانے کے واقعات میں اضافہ ہو رہا ہے

سیمینار سے ڈاکٹر عبید احمد ہاشمی، ڈاکٹر فوزیہ صدیقی، ڈاکٹر سعید منہاس، حاجی حنیف طیب، اور احمد عبدالشکور نے خطاب کیا کراچی (مصطفائی نیوز) المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کراچی کے زیر اہتمام صحت آگہی کے سلسلے میں ذیابیطس اور پاؤں کے زخم کے عنوان پر سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ڈاکٹر عبید ہاشمی نے کہا کہ پاکستان میں شوگر کے مرض کی وجہ سے پاؤں میں ہونے والے زخم کے واقعات بڑھ رہے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی مریضوں کے پاؤں کاٹے جانے کے واقعات میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے who کے حوالے سے بتایا کہ دنیا ذیابیطس کے مریضوں میں پاؤں کے زخم کے سبب ہر ایک دو منٹ میں دو افراد کے پاؤں کاٹے جا رہے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان میں زیادہ تعداد مردوں، سگریٹ استعمال کرنے والے اور شوگر کو مکمل طور پر انضباط یعنی کنٹرول نہ کرنے والے افراد شامل ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پاکستان میں ہر سال شوگر کی وجہ سے دو ہزار افراد پاؤں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ شوگر کے مریضوں میں پاؤں کا سن ہونا، جلن کا احساس ہونا، اور پاؤں میں دورانِ خون کا کم ہونا اس کے بڑے اسباب ہیں۔ ایک جائزے کے مطابق شوگر کے مریض کو دس سالوں میں پاؤں کے زخم ہونے کا دس فیصد امکان ہوتا ہے۔ اور اگر خدا نخواستہ زخم ہو

میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں پر حملے کی مذمت کرتے ہیں، میاں فاروق مصطفائی

ملک دشمن عناصر پاکستان کی سلامتی کے درپے ہیں، وزارت داخلہ واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں دہشت گردوں کو بے نقاب کیا جائے، غلام مرتضیٰ سعیدی

مصطفائی تحریک پنجاب کے صدر غلام مرتضیٰ سعیدی نے کہا کہ وزارت داخلہ واقعات کی غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائیں۔ سانحہ نشتر پارک، پیر سنج الحق، مفتی سرفراز نعیمی، اور میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں پر حملے میں ملوث دہشت گردوں کو بے نقاب کیا جائے۔ انہوں نے فیصل آباد میں مصطفائی برادری سے وابستہ تمام تنظیموں کے اکابرین کو ہدایت کی کہ وہ پرامن رہتے ہوئے اپنی جدوجہد جاری رکھیں۔

پاکستان کے مرکزی امیر میاں فاروق مصطفائی نے مصطفائی نیوز کو ایک اہم پیغام دیتے ہوئے کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میلاد النبی ﷺ کے جلوسوں پر حملے قابل مذمت ہیں یہ حملے دراصل ان ملک دشمن، فرقہ وارانہ دہشت کو ہوا دینے والے عناصر کی گہری سازش ہے۔ جو کہ پاکستان کی سلامتی کے درپے ہیں انہوں نے حکومتی ایجنسیوں پر زور دیا کہ وہ ان واقعات میں ملوث مجرموں کے چہرے عوام کے سامنے لے کر نقاب کرائیں۔ اس موقع پر

اسلام آباد (جاوید خان) اسلام دین رحمت ہے مصطفیٰ کریم ﷺ پیغمبر رحمت اور قرآن کتاب رحمت ہے۔ اس لئے کوئی دہشت گرد اور خودکش حملہ اور مصطفیٰ کریم ﷺ کا امت نہیں ہو سکتا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ آقا ﷺ کی رحمت و شفقت کے پیغام کو ہر سینے میں اتارا جائے۔ عید میلاد النبی ﷺ کے با برکت موقع پر دشمنان دین و ملت کی طرف سے دہشت گردی ناقابل معافی ہے ان خیالات کا اظہار مصطفائی تحریک

آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ اور آپ کی آمد پر خوشی کا اظہار عین عبادت ہے، میاں شہزاد احمد

صدقہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت سے سرفراز کیا گیا۔ اور جس کریم آقا ﷺ کے صدقہ ایک آیت نہیں بلکہ پورا قرآن عطا ہوا۔ جس ہستی کے سبب کائنات کو وجود عطا فرمایا گیا تو اس شہنشاہ دو جہاں ﷺ کا یوم ولادت عید کے دن ہی نہیں بلکہ عیدوں کی عید ہے۔ اور آپ ﷺ کی ولادت کے دن خوشی کا اظہار کرنا تعلیمات اسلام کے مطابق عین عبادت ہے۔ اس محفل میلاد میں شیخ طاہر انجم، پروفیسر طارق باجوہ، چوہدری ارشاد جاوید سابق ناظم اے ٹی آئی زرعی یونیورسٹی، محمد علی خان، حافظ طارق، سید راشد گیلانی، محمد شفیق، پروفیسر محمد زاہد، محمد ماجد علی سلہری، کے علاوہ مصطفائی احباب کے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

لاہور (بیورو چیف) نبی کریم ﷺ کی ذات ستودہ صفات پوری کائنات کیلئے رحمت خداوندی کا ذریعہ ہے۔ اور آپ کے دامن عاقبت میں انسانیت کو پناہ ملتی ہے۔ آپ ﷺ کی محبت تکمیل ایمان کی شرط ہے۔ آپ ﷺ کی ذات پاک کی الفت و محبت کا لازمی تقاضہ یہ ہے کہ آپ کے اوصاف و کمالات کا اظہار کرنے میں بکل سے کام نہ لیا جائے۔ بلکہ آپ ﷺ کے اوصاف حمیدہ کا تذکرہ اور آپ ﷺ کی آمد پر خوشی کا اظہار کرنا عین عبادت سمجھ کر کیا جائے۔ ان خیالات کا اظہار مصطفیٰ و ملیفیر ٹرسٹ لاہور کے صدر میاں شہزاد احمد نے مصطفائی ہاؤس لاہور میں سالانہ میلاد مصطفیٰ ﷺ میں مصطفائی احباب سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ تاجدار عالم ﷺ کے

جھنگ: مصطفائی بیٹھک

ضلع جھنگ میں مصطفائی برادری سے وابستہ رضا کاروں کے لئے مصطفائی بیٹھک کا اہتمام کیا گیا ہے۔ مصطفیٰ و ملیفیر سوسائٹی کے صدر شیخ محمد رضوان مصطفائی، مصطفیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے صدر محمد سلیمان مصطفائی، مصطفائی تحریک کے ذوالفقار حیدر سیالوی، اور پروفیسر حافظ محمد نجی نے شرکت کی۔ مصطفائی رضا کاروں نے ضلع جھنگ میں مصطفائی برادری کے تنظیمی و تفریحی صورتحال پر تفصیلی وغیرہ کی تبادلہ خیال کیا۔ مصطفیٰ و ملیفیر سوسائٹی کے صدر محمد رضوان مصطفائی، مصطفیٰ ڈسپنری، اور مصطفیٰ ایسوسی ایشن سروس کے حوالے سے تفصیلات سے آگاہ کیا۔ ایسوسی ایشن کیلئے شیخ محمد رضوان مصطفائی نے ایک لاکھ، ذوالفقار حیدر سیالوی نے دس ہزار کے عطیہ کا اعلان کیا۔ مصطفیٰ ایجوکیشنل سوسائٹی کے صدر سلیمان مصطفائی نے جھنگ میں قائم تعلیمی اداروں میں باہمی رابطے کیلئے سوسائٹی کی کارکردگی پر روشنی ڈالی۔ خطاب کے دوران ذوالفقار حیدر سیالوی نے مصطفائی تحریک ممبر شپ کے حوالے سے شرکاء کو آگاہ کیا۔ مصطفائی بیٹھک میں اسلام آباد سے حافظ محمد اقبال ڈائریکٹر اسکول مصطفائی فاؤنڈیشن، خواجہ صفدر امین اور محمد منیر مصطفائی نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اس موقع پر خواجہ صفدر امین نے مصطفیٰ ایسوسی ایشن سروس جھنگ کیلئے مصطفیٰ راولپنڈی کی طرف سے دس ہزار روپے عطیہ کا اعلان کیا۔ مصطفائی بیٹھک کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے پروفیسر حافظ محمد نجی نے کہا کہ ضلع جھنگ بزرگان دین کے پیغام محبت کا گہوارہ ہے یہاں مصطفائی فکر کے حوالے سے کام کرنے کیلئے بہت گنجائش ہے انہوں نے مصطفائی بیٹھک کے حوالے سے ان غیر رسمی نشستوں کو جاری رکھنے پر زور دیا۔

داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر

اسٹاکس کی سبیل کا انعقاد

لاہور (بیورو چیف) داتا گنج بخش علی بنحویری علیہ الرحمہ کے سالانہ عرس مبارک کے موقع پر مصطفیٰ و ملیفیر ٹرسٹ لاہور اور انجمن طلباء اسلام کے زیر اہتمام سالانہ گزشتہ کی طرح اس سال بھی اسٹاکس سبیل کا انعقاد کیا گیا۔ جو تین دن تک جاری رہا۔ سبیل کا افتتاح انجمن طلباء اسلام کے سابق مرکزی رہنما چوہدری اعجاز احمد فقیہی ایڈووکیٹ نے کیا۔ سبیل کے انچارج مصطفیٰ و ملیفیر ٹرسٹ لاہور کے جنرل سیکریٹری محمد علی خان، ڈاکٹر سلیم رضا، غلام محمد اعوان، رانا خالد محمود قادری ایڈووکیٹ، ایم اے چوہدری اور مصطفائی تحریک کے سابق مرکزی سیکریٹری اطلاعات اور مصطفیٰ و ملیفیر سوسائٹی شیخ پورہ کے چیئرمین ساجد الرحمن سلہری نے تین دن تک خدمات سرانجام دیں۔

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی شیخوپورہ کے زیر اہتمام سول ہسپتال میں عید گفٹ پروگرام

شیخوپورہ (مصطفائی نیوز) المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی شیخوپورہ کے زیر اہتمام سول ہسپتال میں عید گفٹ پروگرام اور 12 ربیع الاول کی محفل میلاد مصطفیٰ کا اہتمام کیا گیا۔ پروگرام میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر مقصود، ڈپٹی ایم ایس ڈاکٹر مبشر، ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر میڈم خوشنود کے علاوہ صحافی حضرات، سوسائٹی کے ذمہ داران، واجباب اور مصطفائی رضا کاروں نے شرکت کی۔ اس موقع پر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی شیخوپورہ کے چیئرمین ساجد الرحمن سلہری نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ جہاں المصطفیٰ خلع بھر میں وقت فوقتاً امدادی، سماجی سرگرمیاں جاری رکھتی ہے وہاں ہر سال بارہ ربیع الاول کو نبی کریم ﷺ کی ولادت کے موقع مصطفائی رضا کار سول ہسپتال شیخوپورہ میں مریضوں کی عیادت کرتے ہیں۔ اور بارہ ربیع الاول کی خوشی کے موقع پر مریضوں کو دودھ، جوس، پھل، پھول اور دیگر تحائف

پیش کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا یوم ولادت یوم مسرت و شادمانی ہے۔ آئیے المصطفیٰ کے مصطفائی رضا کاروں کے ساتھ جان رحمت کے پیغام کو عام کریں۔ مریضوں کی عیادت کریں۔ آپ کے حکم پر عمل کر کے مریضوں کی عیادت سے عبادت کی سعادت حاصل کریں۔ اس موقع پر ڈاکٹر مقصود نے المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کی کارکردگی کو سراہا تے ہوئے کہا کہ آج کے نفسا نفسی کے دور میں مصطفائی رضا کاروں نے انسانیت کی خدمت کو اپنی زندگی کا مشن بنا کر نبی کریم ﷺ کی سنت کو اجاگر کیا ہے۔ میڈم خوشنود نے کہا کہ اس پر فتن دور میں مصطفائی رضا کاروں کی خدمات قابل تعریف ہیں۔ پروگرام کے آخر میں تمام مریضوں اور میڈیکل اسٹاف کو سوسائٹی کی جانب سے پھل، پھول دودھ اور جوس پیش کیا گیا۔

☆☆☆☆

حضرت داتا گنج بخش نے لوگوں کے قلوب و اذہان کو اسلام کے نور سے منور کیا، پروفیسر اوارقٹضیٰ

صوفیاء کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے سے دہشت گردی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ ساجد الرحمن سلہری

لاہور (بیورو چیف) مصطفائی تحریک پاکستان کے نائب امیر پروفیسر اوارقٹضیٰ حسین اشرفی نے حضور داتا گنج بخش علیہ الرحمہ کے عرس کے موقع پر صوبائی انتظامیہ اور ملک بھر سے آئے ہوئے تحریکی ساتھیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ داتا گنج بخش علی ہجویریؒ نے اسلام کے نور سے لوگوں کے قلوب و اذہان کو روشن کیا۔ اور حقیقی معنوں میں دین اسلام کی خدمت کی۔ آپ نے اپنے علم و کردار سے لوگوں کو متاثر کیا۔ آپ کی پوری زندگی جدوجہد سے عبارت ہے۔ بہت سارے غیر مسلم آپ کے کشف و کرامات سے متاثر ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔ آج ضرورت اس بات کی ہے کہ اولیائے کرام کی تعلیمات پر عمل کیا جائے

آج مغرب میں روحانیت کا بحران ہے یورپ کے لوگ عجیب مشکلات کا شکار ہیں۔ کیونکہ ان کے پاس روحانیت نہیں ہے انہوں نے کہا کہ اس خطے میں مجاہدین بھی تشریف لائے جنہوں نے جہاد سے دین کو پھیلایا۔ اور صوفیاء کرام نے محبت اور اخوت سے دین پھیلایا مجاہدین نے جغرافیائی سرحدوں کو بدلا، اور داتا گجویریؒ نے دل کی دنیا کو بدلا۔ اور دلوں کو اسلام کے نور سے منور کیا۔ مصطفائی تحریک کے سابق سیکریٹری اطلاعات ساجد سلہری نے کہا کہ صوفیاء کرام کی تعلیمات پر عمل کرنے سے دہشت گردی اور انتہا پسندی کو ختم کیا جاسکتا ہے۔

مجلس درس پاکستان کے تحت میلاد النبی ﷺ کے جلسے

ڈاکٹر ملک زبیر چشتی، مولانا محمد بلال قادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ محافل میلاد النبی کا انعقاد اصلاح معاشرہ کا بڑا ذریعہ ہے۔ اس سے نفرتوں کا خاتمہ اور محبتوں کو فروغ حاصل ہوتا ہے۔ رمتوں اور برکتوں کے حصول کے لئے عقیدت کے ساتھ جلوس اور محافل کا انعقاد ہر محلے گلی اور ہر گھر میں ہونا چاہیے۔

کراچی (مصطفائی نیوز) مجلس درس پاکستان کے تحت مختلف علاقوں اور مساجد میں جشن عید میلاد النبی ﷺ کے سلسلے میں مجلس درس کے بانی و چیئرمین الحاج محمد سعید صابری کی زیر صدارت منعقد ہوئے ان جلسوں سے علامہ عباسی علی قادری، مفتی ناقد شاہ قادری، مولانا حضور حسین شاہ شیرازی،

المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی اور انجمن طلباء اسلام منڈی بہاؤ الدین کے زیر اہتمام عید میلاد النبی ﷺ کے پر مسرت موقع پر مریضوں میں عید گفٹ کی تقسیم

12 ربیع الاول کو اے ٹی آئی اور المصطفیٰ ویلفیئر

سوسائٹی منڈی بہاؤ الدین کی طرف سے مریضوں اور قیدیوں کو عید میلاد النبی ﷺ کی خوشیوں میں شامل کرنے کے لئے عید گفٹ تقسیم کئے گئے۔ اختر چلڈرن ہسپتال منڈی بہاؤ الدین، سول ہسپتال اور شی ہسپتال جیل روڈ میں عید گفٹ تقسیم کئے گئے۔ اس موقع پر المصطفیٰ ویلفیئر سوسائٹی کے رہنما جہانگیر احمد رضا، محمد رفیع مصطفائی، محمد عامر بھٹی، اشتیاق احمد بھٹی، شاید گلکھو، محمد عارف ضمیر، انجمن طلباء اسلام کے ضلعی ناظم ناصر فاروقی، محمد نوید الحسن گوندل، کے علاوہ ڈاکٹر اختر جاوید تبسم، ڈاکٹر اعجاز احمد مغل، اسماعیل قمر، سلطان احمد کھوکھر اور پروفیسر ظہیر احمد موجود تھے

طاغوتی قوتیں ملک کے خلاف سازش

کر رہی ہیں۔ مذہبی و سیاسی رہنما

عید میلاد النبی ﷺ پر فساد کی سازش کو

دینی و سماجی تنظیموں نے اتحاد کے

باعث ناکام بنا دیا

حیدر آباد (مصطفائی نیوز) جشن عید میلاد النبی ﷺ

موقع پر میر پور خاص، فیصل آباد، سی، ڈیرہ اسماعیل خان، اور دیگر مقامات پر ہونے والے ناخوشگوار واقعات کی مختلف دینی، سماجی مذہبی و سیاسی جماعتوں اور تنظیموں کے سربراہوں نے شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ یہ ایک فرقہ وارانہ فساد کرنے کی گہری سازش ہے۔ جسے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام اور مذہبی، دینی و سماجی تنظیموں نے اپنے منظم اتحاد کے باعث ناکام بنایا۔ اسی طرح کے اتحاد سے ہم اپنی صفوں سے دہشت کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکتے ہیں۔

مساجد میں قرآن خوانی، شہداء مرتے ہیں زندہ رہتے ہیں۔ علامہ سید شاہ تراب الحق

جماعت اہل سنت کے تحت سانحہ نشتر پارک کے شہداء کی برسی منائی گئی

اور ڈاکٹر محمد اشفاق کے صاحبزادے شہید حافظ محمد شہزاد قادری کی گلشن اقبال میں منعقدہ چوتھی برسی کے اجتماع سے خطاب میں کیا۔ اس موقع پر قرآن خوانی، محفل میلاد النبی ﷺ اور اجتماعی دعا کی گئی۔

ذرا برابر بھی ایمان ہوگا دوزخ سے نکال لیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ رب العالمین نے حضور ﷺ بے پناہ شان و عظمت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہداء کے والدین کو اللہ کی رحمت سے عظیم مرتبہ و اعزاز حاصل ہوا ہے۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے جماعت اہل پاکستان کے سینئر محمد اشرف قادری کے صاحبزادوں شہید حافظ محمد احمد قادری، شہید حافظ محمد علی قادری

کراچی (مصطفائی نیوز) جماعت اہل پاکستان کراچی کے امیر علامہ سید شاہ تراب الحق قادری نے کہا کہ ہر نفس کو موت کا ڈانڈ چکنا ہے اور جب حکم خداوندی آجائے تو کبھی ٹل نہیں سکتا۔ لیکن شہداء کرام اولیاء اللہ کو یہ خصوصی اعزاز حاصل ہے کہ وہ مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حضور رحمت دو عالم ﷺ کی شفاعت سے ہر وہ شخص جس کے دل میں

حکومت اور اپوزیشن جس دن اپنا قبلہ درست کر لیں دہشت گردی اس دن ختم ہو جائیگی، حبیب قادری

کت اور گرفتاریوں کے دھوے کرتی ہے مگر آج دن تک ان کو کسی عدالت میں پیش کیوں نہیں کیا جا رہا؟ ان دہشت گردوں کا کن مذہبی جماعتوں اور کس عقیدے سے تعلق رکھتے ہیں قوم کو وضاحت کیوں نہیں کی جاتی؟ کرچی میں جاری نارگٹ کلنگ کا مقصد دیو بند اور اہل تشیع فرقوں میں تصادم کروانا ہے۔ حکومت سندھ اور خصوصاً مرکزی حکومت کو چاہئے کہ فوری طور پر اس مذہبی کشیدگی کو ختم کر دینے میں اپنا کردار ادا کرے۔ اس موقع پر پیر سید میراں شاہ علاء مستحق سلطانی اور علامہ اشرف القادری نے کہا کہ فرقہ واریت اور گروہ بندی سے جہاں مسلمانوں میں آپس کی نفرتیں بڑھاتی جا رہی ہیں وہاں پاکستان کی معیشت کو بھی تباہ کیا جا رہا ہے۔ ان حالات میں علماء مشائخ کو اپنی دینی ذمہ داریاں پوری کرنا ہوں گی۔ عدلیہ اور میڈیا کی آزادی ملک و قوم کی ترقی اور استحکام کے لئے ریڑھ کی ہڈی کا کردار ادا کر سکتی ہے۔ ان کی آزادی سے جمہور ری اداروں کو بھی تقویت دی جاسکتی ہے۔ عدل و انصاف کی حکومت قائم کرنے کے لئے معاشرے میں تعلیمی فتنہاں کا فوری خاتمہ ضروری ہے

گوجرانوالہ (مصطفائی نیوز) سنی تحریک کے ڈیڑھ ٹل کنوینر محمد زاہد حبیب قادری نے کہا ہے کہ حکومت اور اپوزیشن جس دن اپنا قبلہ درست کر لیں دہشت گردی اس دن ختم ہو جائیگی۔ بیرونی آقاؤں کے مفادات میں ملک و قوم کا لہو بہا یا جا رہا ہے۔ ذاتیات کے خول سے باہر نکل کر قومی مفادات کو تقویت دینا ہوگی۔ سانحہ فیصل آباد میں مسلم لیگ (ن) کی جانبداری سے صوبے میں فرقہ واریت کو فروغ مل رہا ہے۔ جمہوریت کا نعرہ لگانے والے ہی اس کا گلدہارہ ہیں۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے گذشتہ دنوں سنی تحریک کے زیر اہتمام محفل میلاد النبی سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ زاہد قادری نے کہا کہ رسول اکرم نے ہمیشہ اعتدال پسندی، محبت اور درگزر کو پروان چڑھایا۔ شدت پسند اپنی مرضی کا اسلام رائج کرنا چاہتے ہیں جو مسلمانوں کو قاتل قبول نہیں ہو سکتا۔ موجودہ دہشت گردی میں حکومت و ضاحیوں کی بجائے عملی اقدامات پیش کرے۔ دہشت گردوں کے حمایتی حکومتی صفوں میں موجود ہیں۔ دہشت گردوں کو حکومت کی پشت پناہی حاصل ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت ہزاروں دہشت گردوں کی بلا

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعث تخلیق کائنات ہیں، سید اشرف جیلانی

صالحین کا طریقہ ہے۔ ہمارے اکابرین ہمیشہ ہی سے میلاد کی محافل منعقد کرتے چلے آئے ہیں جیسے میں مخدوم زادہ سید محبوب اشرف، سید مکرم اشرف، سید ذوالقرنین اشرف اور دیگر حضرات نے شرکت کی۔ جیسے کا اختتام لشکر شریف پر ہوا۔

کراچی (مصطفائی نیوز) درگاہ عالیہ اشرفیہ کے سجادہ نشین ڈاکٹر سید محمد اشرف جیلانی نے کہا کہ حضور اکرم ﷺ باعث تخلیق کائنات ہیں وہ حلقہ اشرفیہ کھارادر کے زیر اہتمام جلسہ عید میلاد النبی سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کا میلاد منانا قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ اور سلف

دوسروں کی ڈیکشن کے بجائے خود ملک و قوم کے مفاد میں فیصلے کریں تو دہشت گردی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ ثروت اعجاز قادری

کراچی (مصطفائی نیوز) سربراہ سنی تحریک محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ دوسروں کی ڈیکشن کے بجائے خود ملک و قوم کے مفاد میں فیصلے کریں تو دہشت گردی پر قابو پایا جاسکتا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان غلط فہمیاں پیدا کرنے والی تیسری قوت ہے پاکستان اور افغانستان اس تیسری قوت کی پالیسی کو مسترد کر کے ہی ناصر دہشت گردی پر قابو پاسکتے ہیں بلکہ مضبوط و مستحکم ہو کر تیزی سے ترقی کی جانب آگے جاسکتے ہیں امریکہ کا دہرا معیار مسلم ممالک کے لئے ناصر خطرہ ہے بلکہ ان کی پالیسیوں سے اسلام مخالف سازشوں کی بو آتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار سربراہ سنی تحریک نے افغانستان کے صدر حامد کرزئی کی پاکستان آمد کے بعد پاکستانی صدر، وزیر اعظم سے ملاقات کا خیر مقدم کرتے ہوئے کیا۔ ثروت اعجاز قادری نے کہا کہ پاکستان دہشت گردی کے خلاف فرنٹ میں کا کردار ادا کر رہا ہے مگر امریکی ڈرون حملوں نے پاکستان میں دہشت گردی کے خلاف جاری آپریشن کو شدید نقصان پہنچایا ہے اور بے گناہ عوام ڈرون حملوں کا لقمہ اجل بن رہے ہیں ڈرون حملے پاکستان کی سلیبت و خود مختاری کے خلاف ہیں پاکستان کو چاہیے کہ وہ اس پر اپنا سخت موقف اختیار کرے۔ ثروت اعجاز قادری نے کہا کہ آج بھی افغانستان سے ہجرت کر کے آئے ہوئے افغانی پاکستان کی سرزمین پر موجود ہیں بلکہ ان کی دوشلیپ پاکستان میں پل رہی ہیں۔

دہشتگردی کا خاتمہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کے صوبہ پنجاب اور وفاقی حکومت کی صفوں میں موجود وزراء انتہا پسند دہشتگردوں کی سپورٹ کرنا نہیں چھوڑیں گے، ثروت اعجاز قادری

ذریعے بے گناہ عوام کی جان و مال سے کھیل کر پاکستان کو غیر مستحکم کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا کہ اسلام میں بگاڑ پیدا کر نیوالے اور اپنا بناوٹی خود ساختہ مذہب طاقت کے زور پر عوام پر مسلط کرنے والے کسی صورت مسلمان کہلانے کے قابل نہیں۔ ثروت اعجاز قادری نے کہا کہ دہشتگردی، انتہا پسندی کا خاتمہ صرف آپریشن سے ممکن نہیں ہے بلکہ اس کیلئے ضروری ہے کہ انتہا پسندوں و دہشتگردوں کو سپورٹ کر نیوالوں کے گریبانوں تک قانون کا ہاتھ حرکت میں لایا جائے۔ سنی تحریک ہمیشہ دہشتگردی کے خلاف علم و جہاد بلند کیا ہے اور آج بھی دہشتگردی، انتہا پسندی کے خاتمے کیلئے حکومت کے ہر مثبت اقدام کو سراہتے ہوئے اپنا بھرپور کردار ادا کر گئی۔ ثروت اعجاز قادری نے کہا کہ تعجب ہے کہ دہشتگردوں کو گرفتار کر کے بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں مگر چند روز میں یہ عدالتوں سے بری ہو جاتے جس کی وجہ انتظامیہ ناقص مقدمہ بناتی ہے جس پر عدالتیں دہشتگردوں کو عدم ثبوت کی بناء پر چھوڑنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ صدر، وزیر اعظم، وزیر داخلہ ایسے افسران کے خلاف سخت کاروائی کریں جو چندروہوں کیلئے مقدمہ میں نری کر دیتے ہیں جس سے دہشت گرد پورا فائدہ اٹھا کر بری ہو جاتے ہیں

کراچی (مصطفائی نیوز) سربراہ سنی تحریک محمد ثروت اعجاز قادری نے کہا ہے کہ دہشتگردی کا خاتمہ اس وقت تک ممکن نہیں ہے جب تک کے صوبہ پنجاب اور وفاقی حکومت کی صفوں میں موجود وزراء انتہا پسند دہشتگردوں کی سپورٹ کرنا نہیں چھوڑیں گے۔ کراچی دہشتگردوں کی ہیڈ کوارٹر ہے بہت پہلے ہی بتا دیا تھا کہ انتہا پسند دہشتگردوں کو اسلحہ دینے اور ان کی بھاگ دوڑ کو کنٹرول کرنے والے سہراپ گونڈھ سے آگے رہتے ہیں۔ سنی تحریک ہر قسم کی دہشتگردی کی مذمت کرتی ہے لاہور بم دھماکے میں قیمتی جانوں کے ضیاء پر دکھ و افسوس ہے۔ ان خیالات کا اظہار سربراہ سنی تحریک نے ملکی موجودہ صورتحال پر گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ملک میں بڑھتی ہوئی دہشتگردی میں بھارت سمیت دیگر بیرونی ہاتھ ملوث ہیں مگر پاکستان میں بیرونی قوتیں کرائے کے قاتلوں کے ذریعے دہشتگردی کروا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اسلام امن، محبت، بھائی چارگی اور احترام انسانیت کے درس دیتا ہے اور دوسروں کے مذہب کو تحفظ فراہم کرتا ہے مگر پاکستان میں یہ یہود و نصاریٰ کے ایجنٹ چند الزروں، ریا لوں کے خاطر نہ صرف اسلام میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں بلکہ دہشتگردی کے

Muslehuddin

Computer Institute & Coaching Centre

IX, X, XI, XII ARTS & COMMERCE

Sunday Classes

B Com I & II

Ms Office

MS Word
MS Excel
MS Power Point
Internet

Graphics

Photoshop CS
Freehand 10.0
Corel Draw
Inpage

Web Designing

Flash
Dreamweaver
Photoshop CS
ImageReady CS

Programing

← Peachtree (Latest) 2 Months ← C # 1 Month
← Oracle 9i 3 Months
← Visual Fox Pro 9.0 3 Months

Timing at: 07:00pm to 12:00am

Address Darul Kutub Hanfia 3rd Floor, Hanfia Chowk,
Near Bismillah Masjid Kharadar, Karachi-74000

0321-2273672, 0313-9221770, 0333-3244731

Managed By : Anjuman Talaba-e-Islam



"A Healthy, Capable, Confident & Caring Child is your Aim
CARE School System is your Partner"

محمد دانشتوں پر

نرسری، پریپ، پرائمری کلاسوں میں داخلے جاری ہیں

ناظرہ قرآن مجید (لازمی)، حفظ القرآن (اختیاری)،
معیاری اور صحیح روح کے مطابق دینی تعلیم

ایک معیاری تربیت گاہ

داخلہ

فری

انتہائی مناسب

ماہانہ فیس

ماڈرن ایجوکیشن ساتھ ساتھ.....

کشاہدہ روشن اور بولار کمرہ پر مشتمل شاندار عمارت

تعلیمی ماہرین کی زیر نگرانی اعلیٰ تعلیمی و تربیتی ماحول

تجربہ کار اور تعلیم یافتہ اسٹاف

Early Childhood Development

کے مطابق ترتیب دیا گیا انصاب دہر گریڈ

میڈیکل چیک اپ اور والدین کو رپورٹ کی فراہمی

طبی مشقیں اور

Visiting Hours 10am to 12 noon

فاروقی مسجد القابل گرین ٹاؤن، شاہ فیصل کالونی نمبر 3، کراچی

0321-2771272 021-7777457

ایک عمل اسکول

مربوط، منظم

اور

میتھ

تعلیمی

و

تربیتی نظام

متصل

منظور اور تنقید ہمارے عوام کے
فیصلے اور رائے پر منحصر ہے۔ ہم
مسلمانوں کو اپنے مستقبل کا سامنا
کرنے کے لئے اپنی موروثی
صلاحیتوں، اپنے قدرتی وسائل
اور اپنی داخلی یک جہتی اور اپنے
متحدہ عزم و ارادے پر انحصار کرنا
ہوگا۔

میں بالخصوص اپنے اصحاب دانش و بینش اور طلبہ سے
التماس کرتا ہوں کہ وہ آگے آئیں اور موقع محل کے مطابق اقدام
کریں۔ اپنی تربیت کریں۔ اس فرض کی ادائیگی کے لئے جو
ہمارے سامنے ہے اپنے آپ کو تیار کریں۔ آخری فتح کا انحصار
آپ پر ہے۔ اور وہ ہمارے پہنچ میں ہے۔ ماضی میں آپ نے
حیران کن کارنامے انجام دیئے ہیں اور اب بھی آپ اس قابل
ہیں کہ اپنی تاریخ کو دہرا سکیں۔ دوسری قوموں کے مقابلے میں
اعلیٰ صلاحیتوں اور خوبیوں کی آپ میں کمی نہیں ہے۔ آپ کو صرف
اس حقیقت کا پورا پورا احساس و ادراک ہونا چاہیے۔ اور جرات
ایمان اور اتحاد کے ساتھ عمل کی راہ پر چلنا چاہیے۔ (قائد اعظم
: تقاریر و بیانات (انگریزی) جلد 3 صفحہ 85-1684)

یوم پاکستان کی تقریب پر پیغام:-
لاہور 23 مارچ 1944ء

یہ مسلم ہند کا جزو اعتقاد اور زندگی اور
موت کا مسئلہ ہے۔

یہ محض جذبات کا اظہار
یا پروپیگنڈے کی بات نہیں جس نے
ہمیں اپنی قومی یک جہتی کے قائم
کرنے میں مدد دی ہو بلکہ درحقیقت
یہ ہمارے موقف کی سچائی، ہمارے
مطالبے کی معقولیت اور اس کے مبنی بر
انصاف ہونے اور ہمارے خود
ارادیت کے پیدائشی حق کا معاملہ ہے
جس کی بدولت آج ہم فخر سے سر
بلند ہیں اور جس کی خاطر جان دینے کے لئے تیار ہیں۔

ہم نے اپنا ہدف آل انڈیا مسلم لیگ کی قرار
داد لاہور کی صورت میں پیش کر دیا ہے جو ہند کے سیاسی مسئلے کا
واحد مل ہے۔ یہ ایک ایسی تجویز ہے جو امن عامہ کی نوید لائے گی

۲۳ مارچ ۱۹۴۳ء

دہلی، 22 مارچ 1943ء

23 مارچ، آج کا دن مسلم ہند کے لئے خاص
اہمیت کا حامل ہے۔ اس مبارک دن، تین برس قبل آل انڈیا مسلم
لیگ کے اجلاس لاہور میں باضابطہ طور پر، پہلی بار مسلم ہند کے حتمی
نصب العین کا تعین کیا گیا تھا، جو بعد میں تجویز پاکستان کے نام
سے معروف ہوا۔

ان تین برسوں کے دوران مسلمانوں میں من حیث
القوم جو ترقی کی وہ ایک قابل ذکر شاندار واقعہ ہے۔ دنیا کی تاریخ
میں اس سے قبل کوئی قوم اتنے مختصر عرصہ میں ایک مشترکہ پلیٹ
فارم پر ایک مشترکہ نصب العین کے ساتھ، جمع نہیں ہوئی تھی۔ جتنی
قلیل مدت میں اس وسیع و عریض برصغیر میں مسلم قوم اکٹھی ہو گئی
۔ اس سے قبل ایسا کبھی نہیں ہوا۔ کہ ایک قوم نے جسے غلط طور پر
اقلیت کہا گیا اس قدر سرعت کے ساتھ اور اس موثر طریقے سے
اپنی قومی حیثیت کہا کا لوہا منوایا ہو۔ اس سے قبل کبھی ایسا نہیں ہوا
کہ کسی قسم کے رجحان ذہنی میں یک لخت ایسی وحدت فکر پیدا ہوئی
ہو۔ اس سے قبل کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ملک کے کروڑوں باشندوں
نے اتنے محدود وقت میں ایسے مخصوص حالات جیسے کہ ہند میں
ہیں نہ صرف اپنے اندر ایک جہتی و استحکام پیدا کیا ہو۔ بلکہ اس کا
اظہار بھی کیا ہو۔ تین برس قبل پاکستان محض ایک قرار داد تھی، آج

ایک قوم نے جسے غلط طور پر اقلیت کہا گیا اس قدر سرعت کے ساتھ اور اس موثر طریقے سے اپنی
قومی حیثیت کہا کا لوہا منوایا ہو۔ اس سے قبل کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی قسم کے رجحان ذہنی میں یک
لخت ایسی وحدت فکر پیدا ہوئی ہو۔

،، یہ چوتھا برس ہے جب ہم نے 23 مارچ
1940ء کے دن اپنی، قرارداد پاکستان، منظور کی تھی۔ اور اس
دن سے مسلم قوم برصغیر کے طول و عرض میں سال بسال اس
سنہرے دن کی یاد مناتی ہے۔ مجھے اس بات میں مطلق شبہ نہیں کہ
اس سال بھی ماضی کی طرح پورے جوش و خروش اور دلجمعی کے
ساتھ یہ دن منایا جائے گا۔ ہر سال جو گزرتا ہے مسلم لیگ مضبوط
سے مضبوط تر ہو کر آگے بڑھ رہی ہے۔ اور ہماری تنظیم زندگی کے
ہر شعبے، تعلیم، معاشیات، معاشرت اور سیاست میں بڑے بڑے

اور اس برصغیر میں بسنے والے باشندوں کے مختلف طبقات کے عز
و شرف، وقار اور خوشحالی کو یقینی بنائے گی۔

ہم نے آراء میں یک جہتی اور ذہن و فکر میں اتحاد پیدا
کیا۔ آئیے اب ہم اپنے عوام کی تعلیمی، سیاسی، اقتصادی، معاشرتی
ترقی اور اخلاقی فلاح پر اپنی توجہ مرکوز کریں۔ آئیے ہم اپنے
رہنماؤں سے تعاون کریں۔ اور اجتماعی بہبود کے کاموں میں ان
کا ہاتھ بٹائیں۔ ہم اپنی تنظیم کو مضبوط تر بنائیں۔ اور اس کی حسن
کارکردگی کو نہایت عمدہ سطح پر استوار کر دیں۔ اس تمام کام میں حتمی

ہمارے استحکام اور اتحاد اور نظم و ضبط میں ہی ہماری طاقت اور قوت پنہاں ہے۔ اور یہی ہماری پشت پناہ ہے جو ہماری جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار کرے گی۔ کسی قربانی کو زیادہ عظیم تصور نہ کیجئے۔ ہم متحدہ ہند کی بنیاد پر کسی دستور کو ہرگز تسلیم نہیں کریں گے۔

مسلمان فرد واحد کی طرح متحد ہو جائیں:-

میں دیکھ رہا ہوں کہ ہمارے گرد و پیش کچھ طاقتیں کام کر رہی ہیں اور ہمارے دشمن بھی سرگرم ہیں لیکن ہمیں عزم بالجزم، بے خوفی پس و پیش آگے بڑھنا چاہیے۔ میرے پاس ہند کے گوشے گوشے سے اطلاعات موجود ہیں اور میری انگلیاں مسلم ہند کی نبض پر ہیں اور مجھے اعتماد ہے کہ اگر اس سر زمین کے حکمرانوں یا کسی پارٹی یا تنظیم نے ہمیں روکنے، نظر انداز کرنے یا ہم سے پہلو ہٹانے کی کوشش کی تو اس کروڑ مسلمان کوئی بھی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

مجھے یقین ہے کہ پاکستان ہماری رسائی میں ہے یہ پہلے سے موجود ہے۔ اور سرگرم عمل ہے اور ہم ان صوبوں جیسے، بلوچستان، شمال، مغربی سرحدی صوبہ، پنجاب، بنگال، اور آسام میں اپنی کوششوں سے اس تمام قوت پر قبضہ کر لیں جو اس وقت ہمیں دستیاب ہے اور ایسا کرنا ہمارے لئے ممکن ہے۔ اگر مسلمان متحد ہو جائیں اور اپنی ذاتی رنجشوں کو اپنے مقدس اور تبرک نصب العین کی خاطر چھوڑ دیں تو مجھے کوئی شک و شبہ نہیں کہ ہم موجودہ آئین کے تحت جیسا بھی وہ ہے ان صوبوں کو مکمل اور موثر طور پر اپنی تحویل میں لے سکتے ہیں۔ مجھے علم ہے کہ حال ہی میں سندھ میں ریشہ دانیوں نے مسلم لیگ وزارت کو حیران کر دیا تھا۔ یہ کلیتہاً مسلمانوں میں عدم استحکام اور عدم اتحاد کی وجہ سے ہوا ہے۔

میں جانتا ہوں کہ ایسی ہی وجوہات کی بنا پر شمال مغربی صوبہ سرحد میں مسلم لیگ وزارت کو شکست سے دو چار ہونا پڑا اور کانگریسی مسلمانوں نے واردہا کے احکام کی تعمیل میں اپنے بنیادی اصولوں کے خیر آباد کہہ کر وزارتیں قبول کر لیں۔ حال ہی میں ایک کانگریسی رہنما نے مسٹر گاندھی سے ملاقات کے بعد اعلان کیا ہے

مجھے یقین ہے کہ میں آپ کے جذبات کی ترجمانی کر رہا ہوتا ہوں جب میں یہ کہتا ہوں کہ مسلم ہند اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک کہ وہ اپنا منہبائے مقصود حاصل نہیں کر لے گا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مشہور قرارداد لاہور میں ہماری منزل مقصود کی واضح انداز میں نشاندہی کی جا چکی ہے۔

یوم پاکستان کی تقریب پر پیغام

مسلم ہند حصول قیام پاکستان تک چین سے نہیں بیٹھے گا
نئی دہلی 22 مارچ 1945ء

آج ہمارے اس عزم صمیم کے اعلان کی پانچویں سالگرہ ہے۔ جو 23 مارچ 1940ء کے دن لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے کھلے اجلاس میں کیا گیا۔ جس میں ہم نے حتمی طور پر اپنے نصب العین پاکستان کی تشریح کر دی۔ یہ ہمارا قابل تنفیخ

مسائل اور معاملات سے نمٹ رہی ہے۔ پہلے کے مقابلے میں ہم منزل پاکستان اور اپنی آزادی کے حصول کے مرحلے میں قریب تر ہیں۔

مجھے یقین ہے کہ میں آپ کے جذبات کی ترجمانی کر رہا ہوتا ہوں جب میں یہ کہتا ہوں کہ مسلم ہند اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک کہ وہ اپنا منہبائے مقصود حاصل نہیں کر لے گا۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی مشہور قرارداد

لاہور میں ہماری منزل مقصود کی واضح انداز

میں نشاندہی کی جا چکی ہے۔ اور یہ ہند کے سیاسی مسئلے کا واحد حل ہے۔ اور یہ ایک ایسی تجویز ہے جو عالمی امن لے آئے گی۔ یہ اس ملک کی دو بڑی قوموں کو زیادہ مسرتوں سے ہم کنار کر دے گی اور اس جہت میں ہند اور مسلمان دونوں کے لئے حصول آزادی کی راہ موجود ہے۔

ہمارے لئے پاکستان کا مطلب ہے ہمارا دفاع، ہماری نجات، اور ہمارا مستقبل یہ واحد راستہ ہے جو ہمیں

دیگر اقوام کے مقابلے میں ہم عظیم خصائص اور اوصاف کے تعلق میں سے پیچھے نہیں۔ ہم نے ایک بڑا مرحلہ سر کیا ہے۔ اور قومی اتحاد کا زبردست شعور پیدا کیا ہے۔ آئیے ہم اس انداز سے آگے بڑھیں کہ آنے والے برس کے دوران ہم امید سے مالا مال ہوں۔

دہند قومی مطالبہ ہے۔ مسلم ہند اس وقت چین سے نہیں بیٹھے گا جب تک کہ ہم شمال مغربی اور مشرقی منطقوں میں مکمل طور پر پاکستان حاصل و قائم نہیں کر لیتے۔ جیسا کہ آپ کو علم ہے کہ یہ مسلم ہند کے لئے زندگی اور موت کی جدوجہد ہے۔

پاکستان کے حصول میں ہماری نجات، دفاع اور وقار مضمر ہے۔ اگر ہم ناکام ہو گئے تو ہم ختم ہو جائیں گے۔ اور اس برصغیر میں مسلمانوں یا اسلام کا کوئی نام و نشان باقی نہیں رہے گا۔ یہ

اپنی آزادی، اپنے وقار اور اسلام کی عظمت کو برقرار رکھنے کی ضمانت دے گا۔ ہمیں اپنے عوام کو ایک نہایت منظم اور مضبوط قوم کی شکل میں ڈھالنا ہوگا۔ حتیٰ کامیابی کی رفتار کا انحصار ہماری محنت کے تناسب پر ہوگا۔ اور یہ آپ کی دسترس میں ہے۔

گزشتہ برسوں کے دوران ہم نے قابل قدر ترقی کی ہے۔ اور ہر برس یہ ترقی دو گنا اور چار گنا ہوئی ہے۔ دیگر اقوام کے مقابلے میں ہم عظیم خصائص اور اوصاف کے تعلق میں سے پیچھے نہیں۔ ہم نے ایک بڑا مرحلہ سر کیا ہے۔ اور قومی اتحاد کا زبردست شعور پیدا کیا ہے۔ آئیے ہم اس انداز سے آگے بڑھیں کہ آنے والے برس کے دوران ہم امید سے مالا مال ہوں۔ ہمارے دل یقین سے مملو ہوں ہمارے کسب میں اتحاد ہوں اور ہماری صفوں میں نظم و ضبط، اور مجھے اپنی کامیابی کا یقین ہے اور ہم بلاشبہ اپنی منزل پاکستان کو حاصل کر لیں گے

(دی ڈان، 23 مارچ 1944ء)

کراچی اسٹیٹ

کراچی شہر میں اپنی جائیداد کی خرید و فروخت اور
کرائے پر لینے ادینے کیلئے با اعتماد نام

پروپرائیٹر: ندیم ہارون

دکان نمبر 2 رفعت منزل کیسبل روڈ آف برنس روڈ نزد شیل پٹرول پمپ کراچی

Contact: 0321-9241196 021-2214212

کہ یہ صوبہ سرحد میں مسلم جنون کو پھیل کر کانگریس کا پورا اثر رسوخ قائم کرنے کے لئے کیا گیا ہے۔

یہ باور کرنا ممکن نہیں کہ کوئی مسلمان جس میں ذرا سی بھی غیرت اور شہد برابر بھی وقار باقی ہو ایک مسلم اکثریتی صوبے میں ایسی وزارت کو برداشت کرے گا۔ جوشیوا گرام سے مسٹر گاندھی یا کانگریس کے احکام کی تعمیل اور ان کی ہجراتی کو قبول کرے۔ جو مسلمانوں کی امنگوں اور ان کے قومی مطالبات کے زبردست مخالف ہیں۔ یہ صوبے کے نیک نام کی پیشانی پر کلنگ کا ایک ٹیکہ ہے۔ اور میں صوبے کے ہر مسلمان سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ مسلم لیگ کو منظم کرنے اور صوبے کی پیشانی سے کلنگ کے اس ٹیکے کو دھو ڈالے۔ بلاشبہ ایک وزارت کی شکست یا مسلم لیگ وزارت کا قیام ہی سب کچھ نہیں ہے۔ یہ تو مقصد کے حصول کا ذریعہ ہے۔

اجازت دیجئے کہ اب میں ہر صوبے کو خبردار کر دوں کہ وہ اب باقاعدگی کے ساتھ خود کو منظم کرنا شروع کر دے۔

موجودہ آئین کے تحت جلد یا بدیر انتخابات ہو سکتے ہیں اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہماری توقع سے پہلے ہی ہو جائیں۔ اس لئے میں ابھی سے مجلس عمل مرکزی پارلیمانی بورڈ اور صوبائی مسلم لیگوں پر زور دیتا ہوں کہ وہ آنے والے لڑائی سے جس کا ہمیں سامنا کرنا ہوگا۔ نبرد آزما ہونے کے لئے تیار ہو جائیں۔

ان انتخابات اور ان کے نتائج کا ایک معیار ہوگا جس کے ذریعہ نہ صرف ملک کے اندر بلکہ خصوصیت سے بیرون ملک آل انڈیا مسلم لیگ کی طاقت اور قوت کا اندازہ لگایا جائے گا

تجدید عہد:-

لہذا میں پورے خلوص کے ساتھ آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ آپ آج کے قومی دن کے موقع پر پاکستان کے لئے اپنے عزم مصمم کے اعلان کی تجدید کیجئے اور ہر مرد و عورت بچہ، مسلم لیگ کے پرچم تلے کھڑے ہونے کا عہد کرے اور حلف اٹھائے کہ آپ اپنے قومی نصب العین پاکستان کے حصول اور قیام کے ضمن میں جملہ قربانیوں سے دریغ نہیں کریں گے ان شاء اللہ ہم جیتیں گے۔ (دی ڈان، 23 مارچ 1945ء)۔



Offset, Panaflex Printing
& General Order Supplier

A S R A
PRINTERS

Muhammad Ameen

2, Riffat Manzil Near Al-Momin Plaza Burns Road
Karachi.
Ph: 0212639532 Cell: 0321-9269245

گوٹنمنٹ ایچ اے او کالج لاہور میں



انجمن استاذہ پاکستان ملک گیر تحریک ہے جو آزاد کشمیر سمیت چاروں صوبوں میں استاذہ کرام کی فلاح، تعلیمی ماحول کی ترقی نظام مصطفیٰ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ کے لیے سرگرم عمل ہے انجمن کے زیر اہتمام ملک بھر میں پروگراموں کا انعقاد کیا جاتا ہے گزشتہ دنوں لاہور داتا کے شہر میں گورنمنٹ ایم اے اوکا لج کے آڈیٹورم میں حضرت داتا علی ہجویری کی تعلیمات اور استحکام پاکستان کے عنوان سے تعلیمی کانفرنس منعقد ہوئی جس کی صدارت انجمن کے مرکزی صدر صاحبزادہ محمد ضیاء اللہ رضوی نے کی جبکہ

رپورٹ: سید ارشد حسین گیلانی

مہمانان خصوصی میں ڈاکٹر محمد ذاکر صدیقی حیدرآباد، غوث بخش بلوچ کوئٹہ، صاحبزادہ عبدالولی خاں پشاور، جمال احمد مرزا ڈی آئی خاں، محمد فاروق خاں مردان، اور گلوبل اسلامک مشن کے چیئرمین سید مسعود احمد اشرفی کراچی سے شامل تھے کانفرنس کے میزبان پی پی ایل اے کے نائب صدر اور چیئرمین شعبہ علوم اسلامیہ گو رنمنٹ ایم اے اوکا لج پروفیسر حافظ محمد یعقوب نے مہمانان گرامی اور شرکاء کو پرجوش انداز میں خوش آمدید کہا بعد ازاں ممتاز مذہبی سکالر ڈاکٹر یکٹر معارف اولیاء میاں سلیم اللہ اویسی نے خطاب

معارف اولیاء مکمل رہنمائی زیر سرپرستی کرے گا۔ لاہور سے ممبر پنجاب اسمبلی مہر محمد اشتیاق نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ چیلنجز کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں آپس کے اختلافات مناکر صوفیاء کرام خصوصاً سید علی ہجویری کے نظریات کو اپنانا ہوگا تاکہ معاشرے میں نفرت، تعصب اور فرقہ واریت کا زہر گھولنے والے اپنی موت آپ مر جائیں اور ہمارا پیارا وطن خوشحالی و شادمانی کی علامت قرار

امیر پیر محمد افضل قادری نے کہا کہ انجمن استاذہ پاکستان کی طرف سے استحکام پاکستان کے لیے جدوجہد نتیجہ خیر ثابت ہوگی کیونکہ استاذہ ہی معاشرے کے حقیقی معمار ہیں داتا علی ہجویری کی درگاہ سے آج بھی روزانہ چالیس ہزار افراد کو کھانا مل رہا ہے کیونکہ لاہور داتا کا شہر ہے اولیاء اللہ نے ہمیشہ حقوق خدا کی خدمت کو اپنا مشن بنایا اور ان کی فلاح میں ہی راحت محسوس کی جس کی بدولت اسلام کا نور عام ہوا۔ پروفیسر ڈاکٹر مطلوب احمد رانا نے کہا کہ نصاب تعلیم میں بزرگان دین کی تعلیمات شامل کرنے سے طلبہ میں اسلامی روح بیدار ہوگی علامہ محمد قاسم علوی نے کہا کہ اسلام امن، محبت اور رواداری کا علمبردار ہے اور یہی سید علی ہجویری کی تعلیمات میں، پیر محمد اظہار القادری نے کہا کہ موجودہ حالات میں معاشرتی بے رہ روی کو دور کرنے کے لیے صوفیانہ کردار اور انداز اپنانے کی بے حد جدوجہد ضرورت ہے پروفیسر حافظ اعتبار خاں نے کہا کہ داتا علی ہجویری نے لاہور میں قیام کر کے آفاقی تعلیمات سے برصغیر میں اسلام کی شمع روشن کی جس کی بدولت مسلمانوں کو پاکستان کا خطہ نصیب ہوا۔ صوبائی پارلیمانی سیکرٹری برائے لڑکیں پنجاب چوہدری احسن رضا نے اپنے پیغام میں انجمن استاذہ پاکستان کی ملک دوست اور تعلیم پرور سرگرمیوں کو خراج تحسین پیش کیا اور امید ظاہر کی کہ استاذہ کرام

سرزمین پاکستان اولیائے کرام کی مرہون منت ہے جنہوں نے اپنے کردار سے انسانوں میں محبت کے چراغ روشن کئے اور انسانیت کو فلاح کا راستہ دکھایا موجودہ حالات میں ہمیں صوفیاء کرام کے نظریات کو فروغ دیکر استحکام پاکستان کے لیے جدوجہد کرنے کی اشد ضرورت ہے

پائے U.S.A سے پروفیسر مسعود احمد خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قوم کے زاہد و عالم نفرتوں کی دھگکی آگ پر قابو پانے کے لیے اولیاء کرام کی تعلیمات کو ان کے انداز تبلیغ میں لوگوں تک پہنچائیں تو یقینی طور پر استحکام پاکستان کی منزل قریب تر ہو سکتی ہے انہوں نے کہا کہ پوری غیر مسلم قومیں پاکستان کو عدم استحکام سے دوچار کرنے کے تمام حربے استعمال کر رہی ہیں انہیں مسلمانوں کو بدھشت گرد بھی قرار دیا جاتا ہے عالمی تنظیم اہلسنت کے مرکزی

کرتے ہوئے کہا کہ سرزمین پاکستان اولیائے کرام کی مرہون منت ہے جنہوں نے اپنے کردار سے انسانوں میں محبت کے چراغ روشن کئے اور انسانیت کو فلاح کا راستہ دکھایا موجودہ حالات میں ہمیں صوفیاء کرام کے نظریات کو فروغ دیکر استحکام پاکستان کے لیے جدوجہد کرنے کی اشد ضرورت ہے انہوں نے کہا کہ استاذہ کرام تعلیمی اداروں میں تصوف چیئر قائم کر کے طلبہ و استاذہ کو اولیاء کرام کی تعلیمات سے روشناس کرائیں ادارہ

اے انسان: تجھے جو بھلائی بھی حاصل ہوتی ہے اللہ کی عبادت سے ہوتی ہے، اور جو مصیبت تجھ پر آتی ہے وہ تیرے اپنے کسب و عمل کی بدولت ہے۔ (القرآن: سورہ نساء)



MONTHLY KARACHI
MUSTAFAI NEWS

ماہنامہ
مصطفائی نیوز

کلچر

Reg# SQ.1297

مارچ 2010

کرپشن سے پاک پاکستان

کرپشن سے اپتنسٹا کیجئے
کرپٹ افراد کو بے نقاب کیجئے
کرپٹ افراد کا اقتساب کیجئے

مصطفائی تحریک

۲۳ مارچ

تجدیدِ عمر کا دن

محبت پاکستان کا دن

سانحہ نشتر پارک سوات میں قتل عام، مفتی سرفراز نعیمی کی شہادت

یہ حرکت کونسا ہے؟

سانحہ فیصل آباد میں سپاہِ صحابہ کا عدم
تنظیم کو کامیاب ہونا خارج از امکان نہیں

وزیر داخلہ
حرم ملک

میلاد النبی

کے جلوسوں پر حمای

منزلت کرتے تھیں

میاں خازن

مصطفائی

اسلام اور پاکستان



عہد سجاد اہل بیت علیہ السلام کے موقع پر سیدنا رضا کا روٹی کی جانب سے
نادار و مستحق مسکینوں میں
پسٹل، پھول اور دیگر تحائف کی تقسیم

سید اعظم امامت و جاعت

قائدین کو اپنا انجمن

واضح کرنا ہوگا

انجمن طلبہ اسلام

مختصر پاکستان کنونشن
صداقت پاکستان قادیان پاکستان

پاکستان بھر میں مصطفائی برادری کا اپنا ترجمان